سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(سوموار9، منگل10، بدھ11، جمعرات12، جمعتہ المبارک13-مارچ2020)

(یوم الاثنین13، یوم الثلاثہ14، الاربعاء15، یوم الخمیس16، یوم الجمع17-رجب المرجب1441ھ)

سترہویں اسمبلی : بیسواں اجلاس

جلد20 : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بیسواں اجلاس

سوموار، 9-مارچ2020

جلد 20 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	15
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	16
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	17

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7۔	معزز ممبر جناب عبدالرؤف مغل کے بھائی		
	جناب سعید احمد مغل سابق پارلیمانی سیکرٹری کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	17
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	20
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	54
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	82
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
11۔	قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار بابت سال 2019		
	کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹوں کی میعاد میں توسیع	------------	90
	توجہ دلاؤ نوٹس		
12۔	چکوال: تحصیل چوآسیدن شاہ قصبہ ڈنڈوٹ کے بہن بھائی		
	کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	------------	91
13۔	شیخوپورہ: ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر نوجوان مزمل		
	کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	------------	94
	تحاریک التوائے کار		
14۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	95
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)		
15۔	آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020	------------	98

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		مسودات قانون (جو پیش ہوئے)
98	-----------	16۔ مسودہ قانون بابا گرونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب2020
99	-----------	17۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری2020
99	-----------	18۔ مسودہ قانون کہسار یونیورسٹی مری2020
		مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)
100	-----------	19۔ مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019
101	-----------	20۔ کورم کی نشاندہی
		منگل، 10۔مارچ2020
		جلد 20 : شمارہ 2
105	-----------	21۔ ایجنڈا
107	-----------	22۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ
108	-----------	23۔ نعت رسول مقبولﷺ
		سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)
109	-----------	24۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
142	-----------	25۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
173	-----------	26۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
		تحاریک التوائے کار
		27۔ پاکپتن میں محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے ریت مافیا
181	-----------	کا ریت مقررہ ریٹ سے زیادہ میں فروخت کرنا (۔۔۔جاری)

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
28۔	پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	183
29۔	سابق معزز ممبر ملک عطاء محمد خان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار ------------	184
30۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	187
	قرارداد	
31۔	خواتین کے عالمی دن پر پاکستانی خواتین کو اپنے حقوق کے حصول کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا جانا ------------	188
	پوائنٹ آف آرڈر	
32۔	پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں کمی، فارم ٹو مارکیٹ سڑکوں کی مرمت اور ہیلتھ پالیسی پر عملدرآمد کا مطالبہ ------------	197
	بدھ، 11-مارچ2020	
	جلد 20 : شمارہ 3	
33۔	ایجنڈا ------------	203
34۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	205
35۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	206
	تعزیت	
36۔	معزز ممبر محترمہ مومنہ وحید کی چچی اور معزز ممبر جناب یاسر ظفر سندھو کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	207

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	
37-	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی2020کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	207
	سوالات(محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
38-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	208
39-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	249
	تحاریک التوائے کار	
40-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	270
	پوائنٹ آف آرڈر	
41-	تحصیل چونیاں میں مسیحی نوجوان کا قتل -----------	271
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)	
42-	مسودہ قانون(ریفارمز)میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019 -----------	274
	تعزیت	
43-	پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر نعمان اکرم شہید کے لئے دعائے مغفرت-----------	284
44-	مسودہ قانون(ریفارمز)میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019(---جاری) -----------	285
45-	مسودہ قانون(ترمیم)ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2019-----------	339

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات،12-مارچ2020	
	جلد 20 : شمارہ 4	
46-	ایجنڈا -----------	345
47-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	347
48-	نعت رسول مقبولﷺ -----------	348
49-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	349
50-	کورم کی نشاندہی -----------	386
51-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	387
52-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	422
	جمعتہ المبارک،13-مارچ2020	
	جلد 20 : شمارہ 5	
53-	ایجنڈا -----------	439
54-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	441
55-	نعت رسول مقبولﷺ -----------	442
	پوائنٹ آف آرڈر	
56-	سروسز ہسپتال میں کرونا وائرس کے مریض علاج سے محروم -----------	443
	سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)	
57-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	450
58-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	488

سوالات (محکمہ پرائمری وسیکنڈ

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
500	-----------	58۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
506	-----------	59۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ
		60۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(57)/2020/2209. Dated: 5th March, 2020. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi**, Acting Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 9th March 2020 at 3:00 PM** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore,
5th March, 2020

PARVEZ ELAHI
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9-مارچ2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون بابا گرونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون بابا گرونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

3- مسودہ قانون کہسار یونیورسٹی مری2020

ایک وزیر مسودہ قانون کہسار یونیورسٹی مری2020ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودات قانون پر غور خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019

(مسودہ قانون نمبر31بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019 جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون(ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب 2019

(مسودہ قانون نمبر33بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر33بابت2019) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 18-نومبر2019کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2019منظور کیا جائے۔

5

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2019

(مسودہ قانون نمبر36بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر36بابت2019)جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 18۔نومبر2019کوسٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ154(6)کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2019منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)(کارکنوں کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2019

(مسودہ قانون نمبر37بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) (کارکنوں کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر37بابت2019)جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیااور18۔نومبر2019کوسٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ154(6)کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) (کارکنوں کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب2019منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود وبیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز / اطلاعات

8

5۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

6۔ جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی و معدنیات

7۔ جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم

8۔ جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول

9۔ سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور

10۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل

11۔ جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات

12۔ جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم

13۔ چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن

14۔ جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول

15۔ محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین

16۔ جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت

17۔ مہر محمد اسلم : وزیر امداد باہمی

18۔ میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

19۔ میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

20۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن

21۔ میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

22۔ ملک اسد علی : وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری

9

23۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
24۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
25۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
26۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
27۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
29۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
30۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
32۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
33۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

11

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

12

19- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20- جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23- سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27- رائے ظہور احمد	:	خوراک
28- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34- جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35- جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36- جناب محمد طاہر	:	زراعت
37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38- جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

جناب محمد شان گل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

سوموار، 9-مارچ 2020

(یوم الاثنین، 13-رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 46 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ
بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۚ﴿۳۲﴾
وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ
لِیُذۡهِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَکُمۡ تَطۡهِیۡرًا ۚ﴿۳۳﴾
وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالۡحِکۡمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿۳۴﴾ ع

سورۃ الاحزاب آیات 32 تا 34

اے نبی کی بیبیو! تُم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو(32) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر

والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خُوب سُتھرا کر دے(33)اور یاد کرو جو تمھارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت۔بے شک اللہ ہر باریکی جانتا ہے(34) **وَماعلینا الا البلاغ**o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اِک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دُنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سُن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں اپنا کاسہ دل وجاں
میرا جو اُن کی گلی میں قیام ہو جائے

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3) سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی-296
4) محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

تعزیت
معزز ممبر جناب عبدالرؤف مغل کے بھائی
جناب سعید احمد مغل سابق پارلیمانی سیکرٹری کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جناب عبدالرؤف مغل، ایم پی اے کے بھائی جناب سعید مغل سابق پارلیمانی سیکرٹری وفات پا گئے ہیں تو ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اِس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

MR SPEAKER: Bismillah, Ar-Rahman, Ar-Rahim! We first strongly welcome Secretary and Head of Internal Political Team of British High Commission, Islamabad and appreciate and acknowledge his efforts in the capacity building of Pakistani Parliamentarians especially in strengthening of Parliamentary Committee System. So, we are really thankful to you.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے British Delegation کو welcome کہا ہے۔

Mr Speaker! I also whole heartedly welcome them on behalf of the Opposition Leader as well as the whole opposition. They are here and they are working too much in Pakistan just like in different projects and so many other projects and also to strengthen democracy through Parliamentary Committees. So, I also welcome the distinguished Delegation.

جناب سپیکر! میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہم نے 2015 میں ایک decision لیا تھا کہ مرے کالج، سیالکوٹ اور گورنمنٹ کالج راولپنڈی کو privatize کیا جائے۔ جیسے یہ گورنمنٹ بہت ساری چیزوں کو privatize کر رہی ہے تو ہمیں ڈر ہے کہ یہ گورنمنٹ ہی نہ privatize ہو جائے تو میں نے وزیر قانون اور وزیر اقلیتی امور کو بھی یہ نوٹیفکیشن دیا ہے کہ جس طرح آپ کے دور میں ایف سی کالج کو Chartered University بنایا گیا تھا تو یہ ادارے چونکہ ہماری ملکیت ہیں اور

This is the judgment of the Supreme Court PLD 1989, page 387 "that properties can't be nationalized and only administration can be nationalized."

تو میری استدعا ہے اور محکمہ قانون نے بھی اپنی consent دے دی تھی کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جن کرسچینز اداروں کو nationalize کیا تھا اُنہیں واپس کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے ہی اس حوالے سے ایک ایکٹ پاس کرایا تھا جس کے تحت FC College کو denationalize کیا گیا اور Presbyterian Church کے تمام سکول اور کالج واپس کئے گئے اور جب تک ہماری حکومت رہی ہم نے اُن کو property بھی واپس کی اور اُن کے سکول و کالج بھی واپس کئے لیکن مرے کالج، سیالکوٹ اور گورنمنٹ کالج راولپنڈی واپس ہونے سے رہ گئے تھے

تو یہ آپ کی حکومت میں ہو جانا چاہئے تھا۔ میں نے آپ کی حکومت میں بھی کوشش کی لیکن ان دونوں اداروں کی واپسی میں اُس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف ہی رکاوٹ تھے۔ میں نے ذاتی طور پر بھی کئی دفعہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے بھی کہا تھا کہ اس کا ایکٹ پاس ہو گیا ہے تو آپ ان کی properties واپس کر دیں تو پھر ultimately مجھے پتا چلا کہ آپ کی حکومت کی طرف سے رکاوٹ تھی۔

MR TAHIR KHALIL SINDHU: Mr Speaker! Mian Shahbaz Sharif was not hidden in this regard because at that time the honourable Secretary Education, he was just from my class and he was also Sandhu and secondly the Law Minister as well as the Law Secretary, they decided and their five meetings were held here.

انہوں نے unanimously decide کیا تھا۔

Mr Speaker! Whatever the circumstances were or whatever the circumstances are now, my humble submission you is to please advise the government

کہ ہماری properties واپس کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنے letter head پر یہ سارا لکھ کر دے دیں تو میں وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ سے بھی ذاتی طور پر خود بات کر لوں گا کہ اس کا ایکٹ پاس ہو چکا ہے تو آپ ان properties کو واپس کر کے اس کا credit لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج ایجنڈا پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب عرفان بشیر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میرے حلقے میں دریائے راوی کے اوپر ایک بند ہے جو کُندر رام شاہ گاؤں کے پاس ہے۔ میں نے 2004 میں آپ سے ایک کروڑ روپیہ لے کر وہ پورا بند بنوایا تھا لیکن اب پانی کا کٹاؤ بڑے بُرے طریقے سے اُس کو کاٹ رہا ہے اور تقریباً آدھا بند کٹ چکا ہے۔ اگر چند دن میں وہ بند نہ بنایا گیا تو اس سے کافی سارے قریبی گاؤں زیر آب آ جائیں گے جس سے میرے حلقے میں بہت نقصان ہو گا۔ پانی کی سطح آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو آپ یہ مسئلہ لکھ کر دے دیں میں کسی سے کہہ دیتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے دس سالوں میں spurs کی repair نہیں ہوئی جس کی وجہ سے پانی کا flow خراب ہوا ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ان چیزوں پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا۔ ہم ہر سال ان پر خرچ کرتے تھے اسی وجہ سے ایسے نقصان سے بچے ہوئے تھے۔ آپ لکھ کر دے دیں میں بات کرتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کل 8۔مارچ کو پوری دُنیا کے اندر International Women Day منایا گیا تو میرے سمیت پنجاب اسمبلی کی بہت سی خواتین ممبران نے قراردادیں جمع کرا رکھی ہیں تو آپ سے میری درخواست ہے کہ اُن تمام قراردادوں کو اکٹھا کر کے آج کے اجلاس میں لایا جائے بے شک اس کی ownership حکومت لے لے لیکن خواتین کی طرف سے مشترکہ ایک قرارداد یہاں سے ضرور جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میں یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ پچھلے دس سال میں ہم ہاؤس کے اندر فضول قراردادیں لاتے رہے لیکن خواتین کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! کل Private Member Day ہے تو اس پورے ہاؤس کی خواتین کی طرف سے ایک unanimous resolution آنا چاہئے۔

اب پہلا سوال نمبر 1284 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1285 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1577 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں چلڈرن ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1577: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان تقریباً 55 لاکھ آبادی رکھتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہذا میں واحد شیخ زید ہسپتال پورے ضلع کی طبی ضروریات کو پورا کر رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت رحیم یار خان میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، یہ درست نہیں ہے، بلکہ Pakistan Bureau Source of Statistics Website کے مطابق ضلع رحیم یار خان کی آبادی تقریباً48لاکھ ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ شیخ زید ہسپتال کے علاوہ تین تحصیل لیول ہسپتال، 23رورل ہیلتھ سنٹرز اور 104بی ایچ یو قائم ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں طبی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں90بیڈز پر مشتمل چلڈرن وارڈز ہیں جو کہ رحیم یار خان کے بچوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے مالی سال20-2019میں رحیم یار خان میں ایک بڑا تدریسی ہسپتال قائم کرنے کے لئے 500ملین روپے مختص کئے ہیں۔ اس منصوبہ کا PC-I تیار کیا جا چکا ہے جس کی مالیت 6.5۔ارب روپے ہے، منظوری کے بعد اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔ مذکورہ ہسپتال میں بچوں کے لئے بھی طبی سہولیات شامل ہوں گی۔ اس ہسپتال کے مکمل ہونے کے بعد feasibility اور فنڈز کی دستیابی پر چلڈرن ہسپتال بنانے کے منصوبے کو زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت رحیم یار خان میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر! اس کا جواب دیا گیا کہ اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں90بیڈز پر مشتمل چلڈرن وارڈز ہیں جو کہ رحیم یار خان کے بچوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے مالی سال20-2019میں رحیم یار خان میں ایک بڑا تدریسی ہسپتال قائم کرنے کے لئے500ملین روپے مختص کئے ہیں۔ اس منصوبہ کا PC-I تیار کیا جا چکا ہے جس کی مالیت 6.5۔ارب روپے ہے، منظوری کے بعد اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! مذکورہ ہسپتال میں بچوں کے لئے بھی طبی سہولیات شامل ہوں گی۔ اس ہسپتال کے مکمل ہونے کے بعد feasibility اور فنڈز کی دستیابی پر چلڈرن ہسپتال بنانے کے منصوبے کو زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر! بیسواں اجلاس ہو رہا ہے۔ میں نے بار بار آپ کے توسط سے وزیر صحت کو گزارش کی ہے کہ ہم جن محرومیوں کا شکار ہیں ان کا آج تک 17 ماہ میں بھی کوئی ازالہ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ 20-2019 میں PC-I بنا یہاں دو ماہ بعد نیا بجٹ پیش ہو گا تو انہوں نے جو PC-I بنایا اور بقول ان کے کہ انہوں نے فنڈز رکھے ہیں وہ lapse ہو جائیں گے۔ انہوں نے جو منصوبہ بنایا تھا اس میں یہ طے کیا تھا کہ ایک نیا ہسپتال بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر! اب پیشگوئی یہ ہے کہ یہ نیا ہسپتال نہیں بلکہ شیخ زید ہسپتال کی موجودہ عمارت میں ہی توڑ پھوڑ کر کے بنائیں گے۔ انہوں نے اس کے لئے 500 ملین رکھے ہیں جو اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں 50 لاکھ کی آبادی کا رحیم یار خان ضلع ڈی ایچ کیو ہسپتال سے محروم ہے۔ انہوں نے جو وعدہ کیا تھا کہ جنوبی پنجاب میں 40۔ ارب روپے کی مالیت سے چھ نئے ہسپتال قائم کئے جائیں گے تو کیا شیخ زید ہسپتال کی نئی عمارت تعمیر کی جائے گی؟ یا یہ دوبارہ اپنی بات سے U-Turn لیں گے کہ شیخ زید ہسپتال کو جسے الگ سے ڈی ایچ کیو ہسپتال کا درجہ گیا تھا جبکہ پہلے یہ طے ہوا تھا کہ اس کو as it is رکھا جائے گا اور ایک نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال قائم کیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ حکومت وہ نیا ہسپتال قائم کرنا چاہتی ہے اور کیا اسی existing infrastructure میں repairing and maintenance کا کام ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں انہیں correct کرنا چاہتی ہوں کہ رحیم یار خان شیخ زید ہسپتال کے علاوہ تین تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال، 23 رورل ہیلتھ سنٹرز اور 104 بی ایچ یوز موجود ہیں۔ ان سارے ہسپتالوں کا باقاعدہ بجٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک یہ شیخ زید ہسپتال کا کہہ رہے ہیں تو اس میں 90 beds پر مشتمل چلڈرن ہسپتال کا وارڈ ہے۔ شیخ زید ہسپتال کی پرانی عمارت کو dangerous قرار دیا گیا ہے، اس کو demolish کر کے اسی جگہ پر نیا ہسپتال تعمیر کیا جائے کیونکہ متفقہ طور پر یہی سوچا گیا کہ یہ ہسپتال شہر کے درمیان میں ہے اس لئے اسی جگہ کو دوبارہ استعمال کیا جائے اور نیا ہسپتال بنایا جائے۔

جناب سپیکر! اس لئے میں اپنے بھائی کو پوری تسلی دینا چاہتی ہوں کہ آپ بالکل فکر نہ کریں کیونکہ یہ بالکل brand new ہسپتال ہو گا۔ It is not going to be just revamping of the hospital اس کے ساتھ ساتھ رحیم یار خان میں ایک بڑا تدریسی ہسپتال قائم کرنے کے لئے 500 ملین روپے already دیئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کا PC-I تیار ہو چکا ہے اور اس وقت یہ پی اینڈ ڈی کے پاس ہے۔ ہم اس میں مزید improvement کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ hub-and-spoke جس کا یہ مطلب ہے کہ ایک main hospital ہو اور اس کے ساتھ 20/20 beds کے ہسپتال بنا دیئے جائیں تو اس سے علاقے کے لوگوں کو بہتر سہولت ملے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ انشاءاللہ نیا ہسپتال بنے گا۔ یہ ہماری آپ کے ساتھ commitment ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ نشتر-II شروع ہو گیا ہے، اس کی construction ہو رہی ہے اور 30 سال بعد پہلی دفعہ وہاں ایک نیا 1000 beds کا ہسپتال بن رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ وہی ضلع رحیم یار خان ہے جہاں سے آپ منتخب ہوئے تھے اور آپ نے وہاں بطور وزیر اعلیٰ بھی خدمت کے فرائض انجام دیئے تھے۔ یہ وہی ضلع رحیم یار خان ہے جو model district تھا۔ آج پنجاب کے 36 اضلاع میں یہ ضلع 36 ویں نمبر پر ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ پہلے اس حکومت نے خود طے کیا تھا کہ ایک نیا ہسپتال قائم کیا جائے گا۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ رحیم یار خان ایک ایسا ضلع ہے جو سندھ اور بلوچستان کو بھی border کرتا

ہے اور گھوٹکی، کشمور اور ڈیرہ بگٹی تک footfall آتا ہے۔ انہوں نے خود کہا تھا کہ انہوں نے نیا ہسپتال قائم کرنا ہے تو اب یہ حکومت خود اس سے ہٹ کر پرانے ہسپتال کے ڈیزائن کی طرف جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہی ہیں کہ اس کو گرا کر نیا ہسپتال بنائیں گے۔ اس بلڈنگ کو dangerous declare کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ نیا ہسپتال بنے گا کیونکہ پرانی بلڈنگ خطرناک قرار دے دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کا PC-I بھی بن گیا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اسی بات پر آرہا ہوں کہ اسی حکومت کے بجٹ میں پہلے یہ طے ہوا تھا، میں نے بجٹ میں بیٹھ کر انہیں کوئی صلاح مشورہ نہیں دیا تھا بلکہ انہوں نے خود بجٹ بنایا تھا۔ اس بجٹ کے پیش ہونے تک اس کی بلڈنگ dangerous قرار نہیں دی گئی تھی۔ اس وقت یہ طے کیا گیا تھا کیونکہ رحیم یار خان کچے اور پکے کے علاقے میں تقسیم ضلع ہے۔ یہ ہسپتال پکے کے علاقے میں lay کرتا ہے، یہ شہری علاقے میں lay کرتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ طے کیا گیا تھا کہ ایک نیا ہسپتال قائم کیا جائے گا جو کچے کے علاقے کو مستفید کرے گا اور وہ پوری belt جس میں بلوچستان اور سندھ کے علاقے آتے ہیں وہ بھی مستفید ہوں گے۔ اس پالیسی سے یہ حکومت خود پیچھے ہٹی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں دو چیزیں ہیں۔ آپ تو بالکل نئی proposal پر چل رہے ہیں۔ وہاں پر already جو سسٹم بنا ہوا ہے اسی میں اس بلڈنگ کو گرا کر نئی بنانے کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں ظاہر ہے کہ فنڈز وغیرہ کی دقت ہو گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت پی اینڈ ڈی کے پاس اس کا PC-I ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اسی جگہ پر بنے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اسی جگہ پر بنے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہسپتال تقریباً پچاس سال پرانا ہے۔ یہ بہت بُری حالت میں تھا جسے dangerous declare کر دیا گیا تھا اسی لئے اس کو demolish کرنے

کے لئے کہا گیا ہے۔ یہ آج کی بات نہیں بلکہ پرانی رپورٹ ہے کہ یہ demolish ہونا چاہئے۔ یہ اتنا خطرناک ہو گیا تھا کہ ہمیں ہسپتال کا کچھ حصہ ہاسٹل میں شفٹ کرانا پڑا۔ یہ بلڈنگ demolish کر کے انشاءاللہ نیا ہسپتال بنے گا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کو سو دن میں صوبہ بنانے والا جنوبی پنجاب محاذ آج یہاں نظر نہیں آتا۔ انہوں نے 40۔ارب روپے بجٹ میں مختص کئے تھے۔ ان کی بجٹ رپورٹ میں یہ طے ہوا تھا کہ 9 نئے ہسپتال 40۔ارب روپے کی مالیت سے بنائے جائیں گے۔ اس میں قطعی طور پر یہ نہیں تھا کہ توڑ پھوڑ کر کے پرانے کو revamp کر کے اس کے فیتے کاٹے جائیں گے باقی ان کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ یہ پرانے کی بات نہیں ہو رہی کیونکہ یہ اس کو گرا کر نیا ہسپتال بنا رہے ہیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بالکل درست کہا ہے کہ ہسپتال کی بلڈنگ ضرور خستہ ہے لیکن اتنی بھی خراب نہیں ہے کہ اس کو گرایا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لاؤں کہ اس کے اندر نئے یونٹس، نئی بلڈنگ اور ایمرجنسی ہے جس کی وجہ سے ہسپتال اتنا congested ہو چکا ہے کہ اگر آپ گرا کر بھی بنائیں گے تو چلڈرن ہسپتال کے لئے موزوں جگہ نہیں ہے۔ چونکہ یہ شہر بہت پھیل چکا ہے اس لئے کسی اور جگہ پر بھی چلڈرن ہسپتال بنا سکتے ہیں۔ اس ہسپتال میں رش اس لئے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ یہ تین صوبوں کو cater کرتا ہے۔ بلوچستان، سندھ سے نچلی سطح کے سب لوگ اسی ہسپتال میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گی کہ منسٹر صاحبہ اس پر توجہ دیں کیونکہ وہاں پر حکومت کی کافی land پڑی ہے لہٰذا وہاں پر یہ بڑا چلڈرن ہسپتال بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ اگلا سوال نمبر 1204 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1286 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

MALIK NADEEM KAMRAN: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، اُن کو آنے دیں کیونکہ اُن کے سوال ہم نے ابھی بھی pending رکھے ہوئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1287 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1937 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال کے پیڈ سرجری کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

***1944: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ پیڈیاٹرک سرجری کے کتنے کیسز آتے ہیں؟

(ب) پچھلے چھ ماہ میں کتنے بچوں کی سرجری کی گئی اور کتنے مریض ابھی انتظار میں ہیں؟

(ج) کیا ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجنز کی تعداد "sanctioned" اسامیوں کے مطابق ہے اگر نہیں تو حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ تقریباً 220-250 پیڈیاٹرک سرجری کے مریض چیک کروانے کے لئے آتے ہیں۔

(ب) پچھلے چھ ماہ میں13014 بچوں کی سرجری کی گئی اور تقریباً16000 مریض ابھی انتظار میں ہیں۔

(ج) ہسپتال میں ٹوٹل سرجنز کی اسامیاں28 ہیں، جن کی ترتیب وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کُل 28 اسامیوں میں سے 9 پر سرجنز خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ چار ایسوسی ایٹ پروفیسرز، چھ اسسٹنٹ پروفیسرز اور 9 سینئر رجسٹرارز کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ج) کے جواب میں بیان کیا ہے کہ پیڈیاٹرک سرجنز کی اسامیوں کی ٹوٹل تعداد28 ہے اُن میں سے9 اسامیوں پر سرجنز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ 19 اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں جن کو پُر کرنے کے لئے PPSC کے ذریعے سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، PPSC کو ریکوزیشن کب بھجوائی گئی ہے، اب تک process کس سٹیج پر پہنچ چکا ہے اور یہ process کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! چلڈرن ہسپتال کے اندر پیڈیاٹرک سرجری کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جس وقت ہماری گورنمنٹ آئی تھی تب زیادہ اسامیاں خالی تھیں۔

جناب سپیکر! دو دفعہ PPSC میں advertisement کے لئے ریکوزیشن بھیجی گئی اور اب ہم نے تیسری مرتبہ بھیجی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پیڈیاٹرک سرجنز کے لئے صرف qualified persons ہی apply کر سکتے ہیں۔ جس طرح درخواستیں آئیں گی اسی طریقے سے ہم اُن کو appoint کر کے ہسپتال میں لگا دیں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت بھی پبلک سروس کمیشن کے اندر ہماری ریکوزیشن گئی ہوئی ہے۔ اب تک ہم 1150 فیکلٹی ممبران پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اب اہم چیز یہ ہے کہ اگر ہمیں qualified persons نہ ملیں تو پھر اس post کے against کیسے لے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ کو لیٹر لکھنا چاہئے اور وزیراعلیٰ کو بھی یہ کرنا چاہئے کہ پبلک سروس کمیشن کی capacity بلڈنگ بڑھائیں اور کمیشن کو technical help provide کی جائے کیونکہ وہاں نرسز اور ڈاکٹرز کی اسامیاں بھی stuck up ہیں اس لئے اس طرح یہ کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک پبلک سروس کمیشن کا تعلق ہے تو اب تک پچھلے سال کے اندر انہوں نے 15 ہزار لوگوں کی induction کی ہے جس میں نرسز، ڈاکٹرز اور فارماسسٹ وغیرہ سب شامل ہیں۔

جناب سپیکر: لیکن requirement بہت زیادہ ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جی، requirement زیادہ ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ qualified persons موجود نہیں تھے اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ چائلڈ ہیلتھ یونیورسٹی بن جائے تاکہ چائلڈ ہیلتھ یونیورسٹی اپنی specialty کے اندر لوگ produce کرے۔ تقریباً 32 specialties بنتی ہیں جن کے لوگ یونیورسٹی خود produce کرے تاکہ یونیورسٹی نہ صرف اپنے ہسپتال میں اسامیاں پوری کرے بلکہ باہر کے چلڈرن ہسپتالوں کے لئے بھی specialists بھیجے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جب ڈاکٹر صاحبہ وزیر صحت بنی تھیں تب انہوں نے on record میڈیا پر کہا تھا کہ چھ مہینے کے اندر اندر ہم ڈاکٹروں کی اسامیاں پُر کر دیں گے۔ جب ہماری گورنمنٹ میں یہ کام نہیں ہو تا تھا تو اُس وقت دھاڑیں اور چیخیں ماری جاتی تھیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ان کے اپنے قول و فعل میں تضاد ہے۔

جناب سپیکر: ابھی یہی بات ہوئی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یوٹرن پہ یوٹرن ہے۔ بچے تو خوار ہو رہے ہیں لیکن اُن کے والدین بھی خوار ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ علیحدہ چیز ہے لیکن اصل میں مجھے پتا ہے کہ اِن کی طرف سے نہیں بلکہ پبلک سروس کمیشن میں رکاوٹ ہے کیونکہ وہاں پر recruitment کرنے کے لئے لوگ کم ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ رکاوٹ اس وجہ سے آرہی ہے کیونکہ qualified persons available نہیں ہیں اور انہوں نے پبلک سروس کمیشن میں requisitions بھیجی ہوئی ہیں۔ مجھے اس میں تھوڑا شک ہے اور میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو 19 اسامیاں خالی ہیں کیا یہ پیڈیاٹرک سرجنز کسی specialties کے ہیں یا جنرل پیڈیاٹرک سرجنز ہیں؟ جب کسی بھی پوسٹ پر پبلک سروس کمیشن میں لوگ apply کرتے ہیں تو دو پوسٹوں پر پچاس لوگوں نے apply کیا ہوتا ہے جبکہ محترمہ کہہ رہی ہیں کہ qualified persons available نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب دو پوسٹوں والا زمانہ نہیں ہے بلکہ کافی ضرورت ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ specialist جس حساب سے qualify ہو رہے ہیں اُن کی بہتات ہے۔ گورنمنٹ ملازمتوں کا جب بھی اشتہار آتا ہے تو دس پوسٹوں کے against پچاس، سو یا دو سو لوگوں نے apply کیا ہوتا ہے۔ I fail to understand کہ 19 اسامیوں پر آپ کو qualified persons نہیں مل رہے۔

جناب سپیکر: اِن کی طرف سے نہیں بلکہ پبلک سروس کمیشن کے پاس یہ دقت ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ دقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ اکثریت میں کئی جگہیں ایسی ہیں جہاں پر سب کچھ ہے لیکن اُن کے انٹرویو جلدی نہیں ہو رہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: یہی مسئلہ ہے کیونکہ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے لوگ آئیں گے تو یہ ہسپتالوں میں لگائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ان کا جواب یہ تھا کہ qualified persons میسر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحبہ سے پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دہراتی ہوں کہ پبلک سروس کمیشن میں تیسری دفعہ ہماری ریکوزیشن گئی ہے۔ ہر مرتبہ ریکوزیشن پر certain specialties کے لوگ نہیں ملتے۔ اینستھیزیا کی 250 سیٹیں بھیجی تھیں لیکن 71 بندے ملے ہیں۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کا ایک معیار ہوتا ہے جس کے مطابق ہی ہم لے سکتے ہیں۔ جیسے یہ 19 اسامیاں خالی ہیں اس کے لئے ہم نے تیسری دفعہ اس لئے advertise کروایا ہے کہ اگر کوئی رہ گیا ہے تو that person should be taken in اس کے

علاوہ ہم نے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی Specialists کی 2100 پوسٹیں advertise کیں لیکن 1800 لوگ ملے اور 300 پوسٹیں خالی رہ گئیں۔

جناب سپیکر! وجہ یہ ہے کہ Specialist پوسٹوں کے لئے qualified لوگ چاہئیں لیکن اس پر آپ کسی میڈیکل آفیسر اور نہ ہی کسی سرجن کو لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے۔ چونکہ اس وقت بات specific اس ہسپتال کی ہو رہی ہے اس لئے 19 اسامیاں جو advertise ہوئی ہیں کیا یہ available ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں کہ تیسری دفعہ advertise بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: تیسری دفعہ advertise کیا ہے لیکن بندے نہیں مل رہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو لوگ PPSC کی طرف سے آئے تھے اُن کو لے لیا ہے اور جنہوں نے qualify نہیں کیا اُن کو نہیں لیا۔ ہم نے دوبارہ اس لئے advertise کیا ہے تاکہ جن ڈاکٹرز نے کالج آف فزیشن اینڈ سرجنز کے امتحان پاس کئے ہیں وہ آ سکیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! صرف ایک سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: ایک سوال ڈاکٹر صاحب نے بھی کر لیا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1976 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جناح ہسپتال میں ایم آر آئی
اور سی ٹی سکین مشینوں کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*1976: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جناح ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشین صحیح حالت میں موجود ہیں؟

(ب) روزانہ کتنے مریض ان مشینوں سے مستفید ہوتے ہیں؟

(ج) ان مشینوں کی مرمت و بحالی کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں ایک ایم آر آئی اور دو سی ٹی سکین مشینیں ہیں جن میں ایم آر آئی مشین خراب ہے جبکہ دونوں سی ٹی سکین مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں اور مریضوں کے ٹیسٹوں کے لئے مکمل طور پر دستیاب ہیں۔ ایم آر آئی مشین ہیلیم گیس کی فلنگ کی وجہ سے بند ہے۔ اب یہ ہیلیم گیس خریدی جا رہی ہے جو کہ بیرونِ مُلک سے درآمد کی جاتی ہے۔ ایم آر آئی مشین جلد ہی فعال کر دی جائے گی۔

(ب) جناح ہسپتال، لاہور میں روزانہ تقریباً150 سی ٹی سکین ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور جب ایم آر آئی مشین ٹھیک تھی تو تقریباًروزانہ 40-50ایم آر آئی ٹیسٹ کئے جاتے تھے۔

(ج) چونکہ یہ مشینیں انتہائی مہنگی اور حساس ہوتی ہیں لہٰذا ان کی مرمت و بحالی کے لئے supplying firms کے ساتھ مرمت و بحالی کا Annual Maintenance Contract کیا جاتا ہے جس میں پرزہ جات کی تبدیلی بھی شامل ہوتی ہے لہٰذا ان مشینوں کے مرمت و بحالی کنٹریکٹ متعلقہ فرموں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کی ہر سال تجدید کی جاتی ہے اور کسی بھی خرابی کی صورت میں متعلقہ فرم اپنے انجینئرز کو فوراً بھجوا کر مشینوں کی مرمت کا کام کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! یہ مشین کب سے خراب ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ مشین خراب نہیں ہے بلکہ اس میں helium جو ایک گیس ہوتی ہے جو اس کے اندر ڈالنی پڑتی ہے جس کے لئے ہم نے last October سے جب یہ helium گیس ختم ہوئی اس وقت باقاعدہ tendering کرا کے already اس کی import کے لئے ہم لوگوں نے کام شروع کر دیا ہے اور جس دن import ہو کر یہ گیس آئے گی تو انشاءاللہ اس ایم آر آئی مشین کے اندر لگا کر اسے functional کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ایم آر آئی مشین start ہو جائے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہم نے tendering کرنے کے بعد سارا کام کر لیا ہے تو اب انشاءاللہ in another couple of months it will work and be functional

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ کی اس بات پر حیران ہوں کیونکہ میں نے پچھلے سال مارچ میں یہ سوال دیا تھا اور میں نے خود اس چیز کا جائزہ لینے کے بعد سوال دیا تھا کہ مارچ سے کئی ماہ پہلے سے وہ مشین خراب تھی۔

جناب سپیکر! اگر اس میں گیس نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مشین نہیں چل رہی اور اس مشین کی working نہیں ہو رہی۔ اب بھی ہم مارچ کے مہینے میں ایک سال کے بعد کھڑے ہیں تو اس ایک سال کے اندر ان سے اس مشین میں گیس ہی نہیں بھروائی گئی حالانکہ وفاقی حکومت بھی ان کی ہے تو ان کی اس کارکردگی پر کیا یہ سوالیہ نشان نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ تو ہیلتھ پر بہت زیادہ focus کئے بیٹھے ہوئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہیلتھ کو بہت بہتر کریں گے۔ جناح ہسپتال لاہور کا ایک بہت نمایاں ہسپتال ہے جہاں ایک سال سے ان سے ایک ایم آر آئی مشین میں گیس نہیں بھروائی گئی تو کیا ان کی کارکردگی پر یہ سوالیہ نشان نہیں ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے اپنے دور میں وہاں پر spare سلنڈر رکھنے تھے ناں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! رکھے تھے۔

جناب سپیکر: "تے فیر اوہ کتھے گئے"؟ میں نے وہاں پر اتنا شاندار برن سنٹر بنایا تھا لیکن آپ نے delay کر کر کے، کر کر کے، delay کر کر کے delay ہی کر دیا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر ایک ایم آر آئی مشین میں ایک سال میں گیس بھروا نہیں سکے تو پھر یہ حکومت کو کیا چلائیں گے کیونکہ ان سے ایک مشین میں گیس نہیں بھروائی جا رہی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہاں جواب میں اس کی لفظوں کے متعلق بھی لکھا ہوا ہے کہ وہ کام نہیں کر رہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! "تسی اینہاں داساں نہ کڈ ایا کرو"۔

جناب سپیکر: "میں پرانی گل وی یاد کرانی اے ناں" (قہقہہ)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں پہلے تو اپنے جواب کی منتظر ہوں کہ کیا ایک سال میں ایک ایم آر آئی مشین میں گیس کیوں نہیں بھروائی گئی؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے انہوں نے بتادیا ہے کہ already L.C کھل گئی ہوئی ہے تو اب باہر سے سلنڈر آئیں گے تو پھر اس کے بعد ہی گیس مشین میں بھری جائے گی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! انہوں نے خود بتایا ہے کہ ایک دن میں اس مشین سے پچاس مریضوں کی جانچ ہوتی تھی۔ میں نے 365 دنوں کا حساب کیا تو 18250 مریض اس ایم آر آئی مشین سے محروم رہے تو کیا ان مریضوں کو کوئی اور remedy دی گئی ہے، کیا انہیں کسی اور مشین پر convert کیا گیا یا کسی اور ہسپتال میں refer کیا گیا یا پھر انہیں مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا؟

جناب سپیکر: اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس مشین کا Annual Maintenance Contract آپ کے دور میں ہوا تھا اور اس کی جو مرمت ہونی تھی اس میں بھی میرے خیال میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر ہمارے دور میں ہوا ہے تو کیا ہم ہی حکومت میں آ کر یہ کام کریں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ گیس کب تک بھروائی جا سکتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے---

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! by air سلنڈر منگوا لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ کب تک منگوا لیں گے؟

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں وہ سلنڈر by air منگوا رہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! Basically جب مارچ میں ذکر کیا تو اس مشین کو already جو فرم maintain کرتی ہے اس سے ان لوگوں نے کنٹریکٹ کیا تھا جس کے مطابق ہم اس کی maintenance کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا کہ اس کی helium گیس ختم ہو چکی تھی جس کی وجہ سے وہ گیس منگوانی تھی۔ Naturally جن firms کے ساتھ کام کرتے ہیں اور جو prequalified ہوتی ہیں انہیں کہہ دیا گیا ہے تو انشاءاللہ جلدی helium گیس آ جائے گی اور یہ مشین functional ہو جائے گی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جس فرم کے ساتھ annual contract تھا اس کی یہ ذمہ داری تھی کہ helium گیس کی میعاد اور تاریخ ختم ہونے سے چار پانچ ماہ پہلے اس کو import کرتی تاکہ پانچ ماہ کا تعطل نہ آتا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس فرم کے خلاف آپ کیا کارروائی کر رہی ہیں اور اسی طرح پورے پنجاب میں جتنے بھی equipments ہیں ان کو کس حد تک ensure کریں گی کہ وہ فرم expiry date سے پہلے اس سارے process کو مکمل کرلے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ already جس فرم کے ساتھ contract تھا اس پر we have already sent them a question کہ انہوں نے یہ اتنا delay کیوں کیا because basically it is a part of it, and I assure you کہ انہیں بھی we have told them کہ آپ کے delay کی وجہ سے یہ سارا کچھ خراب ہوا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ ان کے خلاف ایکشن لیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2065 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جناح ہسپتال میں ایم آر آئی مشین کی تنصیب اور اس کی موجودہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

2065*: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہسپتال میں آخری دفعہ نئی ایم آر آئی مشین کب انسٹال کی گئی تھی؟

(ب) موجودہ ایم آر آئی مشین کی اب تک کتنی دفعہ مرمت کروائی جاچکی ہے؟

(ج) مشین کب سے خراب حالت میں پڑی ہوئی ہے؟

(د) جناح ہسپتال میں نومبر 2018 سے اب تک کتنے مریضوں کی ایم آئی آر کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت جناح ہسپتال کے لئے نئی ایم آر آئی مشین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں ایک ہی ایم آئی آر مشین (ماڈلachieva 1.5t:philips) موجود ہے جو کہ 15۔نومبر 2008 میں انسٹال کی گئی تھی۔

(ب) ایم آر آئی مشین نصب کئے جانے سے اب تک وارنٹی اور سالانہ ریپئر کنٹریکٹ کے تحت تقریباً85 بار ٹھیک کروائی جاچکی ہے۔۔

(ج) ایم آر آئی مشین 12۔اکتوبر2019 سے ہیلیم گیس کی فلنگ کی وجہ سے بند ہے۔اب ہیلیم گیس بیرون ملک سے خریدنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔اب مشین جلد فنکشنل کردی جائے گی جس کے بعد مشین مریضوں کے ٹیسٹوں کے لئے دستیاب ہو گی۔

(د) جناح ہسپتال میں نومبر 2018 سے اب تک5,086 مریضوں کی ایم آر آئی کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جناح ہسپتال میں نئی ایم آر آئی مشین کی خریداری کا عمل زیرِ غور ہے۔

جناب سپیکر: سپیکر گیلری میں سندھ اسمبلی سے جناب ذوالفقار علی شاہ ایم پی اے تشریف لائے ہیں جنہیں ہمwelcome کہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز مہمان نے سپیکر گیلری
میں اپنی نشست سے کھڑے ہو کر انہیںwelcome کہنے پر شکریہ ادا کیا)

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ ایم آر آئی مشین 12-اکتوبر 2019 سے خراب ہے۔ میں بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہنا چاہوں گی کہ صورتحال تو بہت سنگین ہے کیونکہ میں جناح ہسپتال میں ذاتی طور پر گئی تو وہاں پر روز مریض خوار ہو رہے ہیں اور کوئی ان کا پُرسان حال نہیں ہے۔ تقریباً چھ ماہ گزر گئے ہیں اور جب بھی سوال دیا جاتا ہے تو معزز ڈاکٹر صاحبہ یہی کہتی ہیں ہیں کہ processمیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے لگتا ہے کہ ان کی حکومت کے دو slogansہو گئے ہیں یعنی ہر چیز "زیر عمل" ہے یا پھر "زیر غور" ہے۔ اس کے علاوہ اور ان سے کوئی جواب نہیں ملتا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم آر آئی مشین کب تک ٹھیک ہو جائے گی تاکہ ہمارے مریض ذلیل و خوار ہونے سے بچ جائیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دور میں کوئی مشین نہیں لگی تو میرا معزز ڈاکٹر صاحبہ سے سوال ہے کہ یہ بتا دیں کہ آپ نے اپنے ڈیڑھ سالہ دور حکومت میں کتنی مشینیں لگائی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ساری detailلکھی ہوئی ہے اور میں پہلے یہی جواب دے چکی تھی اور اکتوبر ہی کی میں نے بات کی کہ بھئی helium gasنہیں ملی اور alreadyاس کا جواب دے دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں صرف بتاتی چلی جاؤں کہ یہ مشینوں کی بات کرتے ہیں تو 272 وینٹی لیٹرز ہماری حکومت لے کر آئی ہے۔ انہوں نے delayپر delayکر کے دو سال اتنا delayکیا حالانکہ ہائی کورٹ نے انہیں بلایا بھی اور وہاں پر انہوں نے commitment بھی کی لیکن اس کو بھی پاس نہیں کیا۔ ہم آئے تو الحمدللہ اب، یہ کہتے ہیں ناں کہ کتنی مشینیں ہیں تو سب سے اہم یہ چیز ہے کہ آپ کے delayed 272 وینٹی لیٹرز منگوا کر تمام کو installکروا دیا ہے جو کہ آپ نے نہیں کیا تھا اس لئے یہ کہنا کہ ہم نے کوئی کام نہیں کیا یہ غلط ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک ایم آر آئی مشین کا تعلق ہے تو ساری detail لکھی ہوئی ہے کہ 2008 میں یہ مشین install ہوئی۔ ہر ایک مشین کی اپنی life ہوتی ہے تو اس کے ساتھ ساری چیزوں کی detail دی گئی ہے۔ اگر یہ point scoring کی بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میرے پاس بہت ساری چیزیں ہیں جو میں بتاؤں گی کہ آپ کی ساری مشینیں خراب پڑی ہیں۔ اس مرتبہ ہم لوگوں نے نئے L.Cs کھول کے 10۔ ارب روپے رکھے ہوئے ہیں تاکہ نئی مشینیں لائی جا سکیں جو آپ لوگ کبھی لائے ہی نہیں تھے کیونکہ آپ تو اور کاموں میں busy ہوتے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ویسے جب آپ نئی مشینیں لائیں تو ان کا contract اتنا strong ہونا چاہئے کہ جب بھی اس کی میعاد ختم ہو تو فوری اس کے parts وغیرہ change کرتے رہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل اسی طرح ہم نے پوری کوشش کی ہے اور وینٹی لیٹرز بھی اسی وجہ سے رُکے ہوئے تھے because of the wrong policy of procurement تو ہم نے اُسے سارا scrap کر کے دوبارہ نئے سرے سے procurement کا سسٹم چلایا۔ ان کی کوتاہی کی وجہ سے چیف جسٹس کے سامنے دو دفعہ جا کر اپنی بے عزتی کرواتی رہی اور finally الحمدللہ وہ سارے وینٹی لیٹرز آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوری تسلی دینا چاہتی ہوں اپنے اپوزیشن کے بہن بھائیوں کو کہ جلد ہی ساری مشینیں آ جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! انہوں نے 272 وینٹی لیٹرز کا ذکر کیا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ ان کی L.C ہمارے tenure میں کھولی گئی تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ وینٹی لیٹرز صرف مشین کا نام نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! "تسیں دس سال کیوں انتظار کیتا"؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! دس سالوں میں بے شمار کام کئے ہیں اور اگر آپ کہتے ہیں تو میں ان پر بھی بات کر لیتا ہوں لیکن میں اس وقت 272 وینٹی لیٹرز کی L.C پر focus کر رہا ہوں کہ یہ ہمارے دور میں initiate کی گئی تھی اور procurement process کو شروع کیا گیا تھا جبکہ اس کے بعد مکمل اب کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میری بہن ریکارڈ کو درست کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! on record, I am putting it back آپ کو چیف جسٹس نے کورٹ میں بلایا اور آپ لوگوں نے اس کو مکمل نہیں کیا، ہم نے اس کو دوبارہ scrap کیا کیونکہ اس کی غلط procurement ہوئی تھی ہم نے اس کو دوبارہ ٹھیک کیا اور پھر ventilators لے کر آئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جو جہاز کا ذکر کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہو گیا ہے خواجہ سلمان رفیق نے بات کر لی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2271 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ہسپتالوں کے فضلہ کو تلف کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2271: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو تلف کرنے کے لئے incenirator ہیں؟

(ج) کن کن ہسپتالوں کے پاس incenirator نہ ہیں ان کے نام بتائیں ان کا فضلہ / خطرناک کوڑا کرکٹ کو تلف کیسے کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کا فضلہ انسانی صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ کیا حکومت فیصل آباد شہر کے تمام ہسپتالوں کو incenirator فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد شہر میں مندرجہ ذیل پانچ سرکاری ہسپتال موجود ہیں:

1) فیصل آباد چلڈرن ہسپتال ٹوٹل بیڈز250ایمرجنسی50بیڈز
2) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوٹل بیڈز916ایمرجنسی173بیڈز
3) الائیڈ ہسپتال ٹوٹل بیڈز1520ایمرجنسی176بیڈز
4) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد ٹوٹل بیڈز250ایمرجنسی40بیڈز
5) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ٹوٹل بیڈز250ایمرجنسی66بیڈز

(ب) فیصل آباد شہر کے مندرجہ ذیل تین سرکاری ہسپتالوں میں incinerator کی سہولت موجود ہے:

1) ڈی ایچ کیو ہسپتال۔
2) گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد

3) الائیڈ ہسپتال(اس وقت اس ہسپتال میں موجودincinerator مرمت کے لئے عارضی طور پر بند ہے۔ ہسپتال نے خطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ساتھ ایم او یو کر رکھا ہے)۔ مندرجہ ذیل دو سرکاری ہسپتالوں نے خطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کے ساتھ ایم او یو کر رکھا ہے:-

1۔ چلڈرن ہسپتال

2۔ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

(ج) اس سوال کا جواب جز(ب) میں دیا گیا ہے۔

(د) جی، ہاں! ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ فیصل آباد شہر کے مذکورہ بالا پانچ ہسپتالوں کی ضروریات اور ان کے خطرناک فضلہ کی مقدار کو سامنے رکھتے ہوئے محکمہ مزیدincinerator بھی مہیا کرے گا جس کی سکیم منظور ہو چکی ہے اور خریداری کا عمل جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں پانچ سرکاری ہسپتال موجود ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حسیب شہید ہسپتال پیپلز کالونی بٹالہ کالونی کے علاقہ میں ہے وہ تقریباً50 لاکھ کی آبادی کوcater کرتا ہے۔

جناب سپیکر! کیا وجہ ہے کہ ابھی بھی یہاں پر جواب میں کہا گیا ہے کہ فیصل آباد میں صرف پانچ ہسپتال ہیں۔ کیا وہ گورنمنٹ کا ہسپتال نہیں ہے؟

جناب سپیکر! اس کا جواب میں ذکر ہے اور نہ وہاں موقع پر کوئی کام کیا گیا ہے۔ کیا وہ ہسپتال ان کی منسٹری کےunder نہیں آتا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا سوال تھا، میں نے پانچ سرکاری ہسپتالوں کا بتایا ہے اگر یہ مجھ سے تمام ہسپتال کا پوچھتے تو پھر میں سب کا بتا دیتی۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا یہ سوال اس میں نہیں آتا وہ پرائمری ہیلتھ کیئر میں آئے گا۔ آپ سوال جمع کروا دیں ہم اسی دوران پرائمری ہیلتھ کیئر کو بھی رکھ لیں گے۔ آپ کا یہ سوال اس میں نہیں آسکتا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو written دیا گیا ہے۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آج جو سوالات ہیں اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ یہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کیا پرائمری ہیلتھ کیئر کی کوئی علیحدہ منسٹر ہیں؟

جناب سپیکر: اس کا سیکرٹری علیحدہ ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! محکمہ تو ان کے ہی under کام کر رہا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں پھر آنکھیں بند کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ کے فائدے کے لئے ہے۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے سیکرٹری کا آنا ضروری ہے تاکہ مسئلے کا حل ہو سکے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں پھر اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا ان ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو تلف کرنے کے لئے incinerator ہیں؟

جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے اس پر بڑا شور مچایا تھا اور اس پر commitment کی گئی تھی کہ ہم انشاء اللہ آنے والے دو تین ماہ کے اندر اس کا عملہ پورا کریں گے، اس کی جگہ مختص کریں گے، ہر وارڈ میں incinerator room بھی بنائیں گے تاکہ کوئی پریشانی نہ بن سکے اور مریضوں کو جراثیم disturb نہ کر سکیں۔ اس پر اب تک کوئی کام نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحبہ سے یہ گزارش ہے کہ کیا یہ ہاؤس کو بتانا پسند فرمائیں گی کہ جو پچھلے اجلاس میں ہاؤس میں commitment کی گئی تھی اس پر کیا کام کیا گیا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ incinerators کے حوالے سے پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں incinerators کے بارے میں بتانا چاہتی ہوں کہ وہ آخری جز پڑھ لیتے جس میں لکھا ہے کہ جی ہاں ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ فیصل آباد شہر کے مذکورہ بالا پانچ ہسپتالوں کی ضرورت اور ان کے خطرناک فضلہ کی مقدار کو سامنے رکھتے ہوئے محکمہ مزید incinerators بھی مہیا کرے گا جس کی سکیم منظور ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ سکیم منظور کروائی ہے اور ہم مزید incinerators بڑھانے لگے ہیں۔ ہمارے پاس already incinerators ہیں، یہ استعمال ہوتے ہیں اور جہاں incinerator خراب ہوا تھا اس کا پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ باقاعدہ ایک معاہدہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ incinerators کب تک بڑھا دیں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم انشاءاللہ اسی سال کے اندر کوشش کر رہے ہیں کہ یہ incinerators لگ جائیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو میں نے point out کیا ہے وہ اس وجہ سے کیا ہے کہ الائیڈ ہسپتال وہ ہے جو سرگودھا، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چنیوٹ کو cater کرتا ہے۔ اس پورے ڈویژن کے اندر ایک ہی بڑا ہسپتال ہے جہاں پانچوں اضلاع سے لوگ آکر اپنا علاج معالجہ کرواتے ہیں۔ اس ہسپتال میں اس وقت incinerator مرمت کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہے۔ ہسپتال نے خطرناک فضلہ تلف کرنے کے لئے فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ساتھ MOU کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ اتنے بڑے بڑے دعوے، اتنی بڑی بڑی باتیں کہاں گئیں؟ ماشاءاللہ ہماری اتنی لائق منسٹر صاحبہ ہیں یہ اب تک الائیڈ ہسپتال کا فضلہ تلف کرنے والے room تیار نہیں کروا سکیں، اس کی مشینری کی مرمت نہیں کروا سکیں جبکہ یہ پچھلے سیشن کا سوال

ہے اور پچھلے سیشن میں بھیon the floor of the House یہcommitment کی گئی تھی کہ ہم اس کو ٹھیک کریں گے۔

جناب سپیکر!اب پھر یہ کہا جارہا ہے کہ ہم اس کو اگلے سال تک ٹھیک کروالیں گے۔ یہ کیسا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے اور ان کے کیسے سیکرٹری ہیں؟ پھر اس محکمے کو بند کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے ایک منٹ سن لیں۔ منسٹر صاحبہ! یہ الائیڈ ہسپتال تو بڑی دیر سے ہے وہاں کچھ پراجیکٹ میں نے بھی شروع کئے تھے وہ بند ہو گئے تھے۔ یہ جوincinerators کی بات کر رہے ہیں جب آپ آئے تھے اس وقت اس کی کتنی کمی تھی اور اب کتنے ہیں اور کتنے بننے والے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک incinerators کا تعلق ہے اس وقت الحمدللہ ہمارے 26 اضلاع میں جو THQs ہیں ان تمام میں incinerators لگ گئے ہیں۔ جو ہم نے نئے incinerators منگوائے تھے وہ سارے چل رہے ہیں۔ خاص طور پر جو فیصل آباد کے ہسپتال کا incinerator خراب ہوا ہے اس کا already ایک پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ MOU sign ہو چکا ہے۔ لاہور کے ہسپتالوں کا پہلے MOU sign ہوا تھا اور باقاعدہ انہی کے دور میں ہوا تھا پہلے ہسپتالوں میں باقاعدہ سارا فضلہ اکٹھا کیا جاتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ تو ہو گیا لیکن جو فیصل آباد کے ہسپتال کا ہے اس کے بارے میں بتادیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!اس کے بارے میں ابھی MOU sign کیا ہوا ہے لیکن already نئے incinerators منگوانے کے لئے۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ نے MOU sign کئے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، کئے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر اس سے پہلے requirement پوری کیوں نہیں ہوئی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب آپ آئے تھے تب ہی آپ کو کرنا چاہئے تھا۔۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس سے پہلے تو آپ کو پتا تھا کہ یہ فضلہ بیچا جاتا تھا۔ پہلے اس کا باقاعدہ وزن کرکے بیچ دیا کرتے تھے جب ہم آئے پھر ہم نے strict steps لینا شروع کئے تاکہ کوئی فضلہ فروخت نہ ہو۔ آپ کو تو پتا ہے کہ پچھلے دور میں ہسپتال کا فضلہ باقاعدہ فروخت ہوا کرتا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے یہ آپ جلدی ٹھیک کروالیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم جلدی ٹھیک کروالیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا صرف ایک ضمنی سوال تھا کہ الائیڈ ہسپتال پانچ اضلاع کو cater کرتا ہے اس میں ہزاروں کی تعداد میں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ پوائنٹ آگیا ہے اور آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ کام جلدی ہو جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی آپ نے منسٹر صاحبہ کو یہ بات کہی تھی کہ آپ اس کو جلدی کریں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ کام جلدی ہو جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جلدی ہو جائے گا اب آپ نے اس کو کیا کرنا ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس کا solution موجود ہے۔ غلام محمد آباد ٹیچنگ ہسپتال میں ایک بہت بڑی capacity کا Incinerator لگا ہوا ہے اگر آپ اس کے ساتھ Hospital to Hospital contract کر لیں تو Incinerator وہیں insulate کر دیں اس کی capacity اس ہسپتال کی capacity سے بہت زیادہ ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! فیصل آباد کے تین سرکاری ہسپتالوں میں Incinerator کی سہولت موجود ہے جس میں ڈی ایچ کیو اور گورنمنٹ جنرل غلام محمد ہسپتال شامل ہے اس ہسپتال کو utilize کرتے ہیں باقی ہسپتال کے لئے یہ تین Incinerator ہیں۔ الائیڈ ہسپتال کا اپنا separate Incinerator تھا اب وہ چونکہ خراب ہے اور ہم اس کو replace کر رہے ہیں جب تک اس کی replacement نہیں ہو جاتی، ہم نے MOU ایک پرائیویٹ کمپنی سے sign کیا ہوا ہے۔ ہم یہ ensure کر رہے ہیں کہ سارے فضلے کی تلفی کا بندوبست کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! سوال نمبر 2386 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2386: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی میڈیکل کالج بننے کے بعد ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو اپ گریڈ کر کے ٹیچنگ ہسپتال بنا دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ڈیرہ غازی خان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور اس کے گردونواح کے لوگوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو میڈیکل کی تعلیم کے حصول کے لئے غازی میڈیکل کالج کی تعمیر عمل میں لائی گئی ہے۔ یکم جولائی 2013 سے ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو اس میڈیکل کالج سے منسلک کر کے ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے جس سے ساؤتھ پنجاب کے مریضوں کو مستند ماہر ڈاکٹرز کی خدمات کے ساتھ ساتھ جدید ترین تشخیصی نظام و مشینری کی سہولیات حاصل ہیں۔ یہ ہسپتال اس وقت 890 سینکشن بیڈز پر مشتمل ہے جن میں سے 660 بیڈز فنکشنل ہیں۔

(ب) ابتداء میں ڈی ایچ کیو ہسپتال 540 سینکشن بیڈز پر مشتمل تھا جس کی توسیع کر کے ٹیچنگ ہسپتال میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ چونکہ عمارت کو سیلاب سے بہت نقصان پہنچا ہے اور کچھ حصہ قابلِ استعمال نہ ہے۔

350 بستروں پر مشتمل نیا بلاک زیرِ تعمیر ہے، دو فلور مکمل تعمیر اور فعال ہو چکے ہیں اور تیسرا فلور اسی سال مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح فنکشنل بستروں کی تعداد 660 ہے۔ مزید برآں حکومتِ پنجاب نے ڈیرہ غازی خان کی آبادی کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مدر اینڈ چائلڈ بلاک، ایمرجنسی اور او پی ڈی بلاک کے تعمیراتی منصوبہ جات کو اس سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل کیا ہے جس کے لئے (491M) اُنچاس کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کا منصوبہ بھی رواں سال کی ADP میں شامل ہے۔ اس منصوبہ کی منظور شُدہ لاگت 4.2-ارب روپے ہے اور رواں سال اس منصوبے کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا تفصیلات سے عیاں ہے کہ صحت کی سہولیات ڈی جی خان کی آبادی کے لئے کافی ہیں اور فی الحال ڈی ایچ کیو ہسپتال بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے غازی میڈیکل کالج بننے کے بعد ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو اپ گریڈ کرنے کے حوالے سے سوال کیا تھا۔

جناب سپیکر! یہ صحیح ہے کہ یہاں پر 660 بیڈز functional ہیں اور 890 بیڈز sanctioned ہیں لیکن ادھر 30 لاکھ سے زیادہ کی آبادی ہے، بلوچستان کے north east کے علاقے سے بھی وہاں ہزاروں کی تعداد میں مریض آتے ہیں اور tribal areas سے بھی وہاں پر complicated cases آتے ہیں تو ان بیڈز کی تعداد بہت کم ہے even اگر پورے بیڈز بھی functional ہو جائیں گے تب بھی ایک اور ڈی ایچ کیو کی ضرورت ہے تو میری اپنی حکومت سے humble request ہے کہ next budget میں ایک نیا ڈی ایچ کیو ہسپتال اور 1000 بیڈز اس ایریا کو دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! already جو ڈیرہ غازیخان کا 540 بیڈز کا ڈی ایچ کیو ہسپتال تھا اس کو ٹیچنگ ہسپتال بنا دیا گیا، 350 بستروں پر مشتمل ایک نیا بلاک شروع کر دیا گیا تھا اور ہماری حکومت آنے کے بعد اس کے دو floor کو مکمل کر کے اس میں مریضوں کو شفٹ کر دیا ہے اور ڈاکٹر شاہینہ کریم کو پتا ہے کہ مدر اینڈ چائلڈ کیئر کے حوالے سے جتنا بڑا رش تھا ان میں ہم نے ماں اور بچے کے لئے 100 بیڈز کا ایک وارڈ بنایا۔ اس وقت ہمارے 607 بیڈز functional ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بتاتی چلوں کہ باقی حکومت پنجاب نے THQs اور سارے آر ایچ سی کو اپ گریڈ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہ بھی بتاتی چلوں کہ ایمر جنسی کا نیا بلاک اور مدر اینڈ چائلڈ کیئر کا ایک نیا بلاک بن رہا ہے جس کی لاگت 491 ملین یعنی 49 کروڑ 10 لاکھ روپے ہے اور already اس ADP کے اندر ہے۔ اس کے علاوہ کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کا منصوبہ بھی رواں سال ADP میں شامل ہے اس منصوبے کی منظور شدہ لاگت 4.2 بلین روپے ہے اور رواں سال میں منصوبے کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم جو ہے وہ مختص کی گئی ہے۔ اس مرتبہ اس کا

PC-1 منظور ہو گیا ہے اور انشاءاللہ اس کی عنقریب ان ڈیڑھ دو مہینوں کے اندر اس کی ground breaking اور construction شروع ہو جائے گی۔ اب چونکہ بہت سارے بیڈز اور بن رہے ہیں اور ہم لوگوں نے مدر اینڈ چائلڈ کیئر کا انتظام علیحدہ کیا ہے تو the number of beds which will be in DG Khan will be coming to more than twelve hundred beds for the time being تو یہ ضرورت پوری ہو گی لہٰذا نیا ڈی ایچ کیو بنانے کی ضرورت نہ ہے لیکن جہاں جہاں ہمارے ٹیچنگ ہسپتال ہیں تو وہاں ہم نے DHQs کو ہی ٹیچنگ ہسپتال میں convert کیا ہے اور وہاں کوئی مزید ٹیچنگ ہسپتال نہیں بنایا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! لیکن وہاں جتنی آبادی ہے اور جتنے complicated cases آتے ہیں، میں اپنی حکومت کی بہت مشکور ہوں کیونکہ یہ پہلے بہت neglected area تھا اب کافی اس کو اپ گریڈ کیا گیا ہے لیکن مستقبل قریب میں ہمیں ایک ڈی ایچ کیو کی ضرورت پڑے گی تو kindly next budget میں اس کو considered کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آخری سوال ہے کیونکہ ایک گھنٹہ ٹائم ہو گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری سے متعلقہ تفصیلات

*2499: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ حکومت صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری کرنے جا رہی ہے؟

(ب) سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری کرنے کی وجوہات کیا ہیں اس کی تفصیلات بتائی جائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ حکومت صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری کرنے جارہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری ہسپتالوں کی استعداد کار اور مریضوں کو صحت کی بہترین سہولیات مہیا کرنے کی خاطر ہسپتالوں کو زیادہ بااختیار بنانے کے لئے قانون سازی کی ہے۔

(ب) گورنر پنجاب کی منظوری کے بعد میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن ریفارمز آرڈیننس2019کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت تمام ہسپتال بدستور سرکاری ہسپتال ہی رہیں گے۔ تاہم ان ہسپتالوں کو مکمل بااختیار بنادیا جائے گا۔ مریضوں کو مفت علاج معالجہ کی سہولیات پہلے کی طرح جاری رہیں گی ہسپتالوں کا انتظام بورڈ آف گورنرز چلائیں گے ہسپتالوں کوsingle line budgetگورنمنٹ کی طرف سے مہیا کیا جائے گا لہٰذا ہسپتال اپنی ضرورت کے تحت اس بجٹ کو استعمال کر سکیں گے۔ ہسپتالوں کو مشینوں کی خریداری و مرمت کے لئے محکمہ صحت سے منظوری کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت کے بقول وہ سرکاری ہسپتالوں کی نجکاری نہیں کرنا چاہتی تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہسپتالوں میں بورڈز کیوں بنائے جارہے ہیں، ان بورڈز میں حکومتی لوگ کیوں شامل ہیں اور وہ بورڈز کیوںdecideکریں گے کہ کس مریض کا مفت علاج ہو گا یا نہیں؟ اب اس سے پہلے جو سابقہ حکومت تھی کیا اس میں بھی اس طرحdecideہوتا تھا کہ مریضوں کا مفت علاج بورڈdecideکرتا تھا پلیز! اس پر ذرا مجھے منسٹر صاحبہ بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میڈیکل ٹیچنگ انسٹیوشن ایکٹ کے اندر جو بورڈ لایا جارہا ہے وہ بنیادی طور پر ہسپتالوں کی مینجمنٹ کی بہتری کے لئے لایا جارہا ہے۔ ہمیں یہ feeling تھی کیونکہ ایک ادارہ جس ادارے کے اندر آپ ان کو administrative اور financial independence نہ دیں تو مینجمنٹ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جیسے مشینوں کا ذکر ہو رہا ہے، مشین خراب ہو جاتی ہے پھر یہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتے ہیں پھر ڈیپارٹمنٹ ان چیزوں کی delay ختم کرنے کے لئے sanction کرتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے لکھ دیا ہے اور بارہا دفعہ بتایا ہے کہ کوئی نجکاری نہیں ہے۔ شاید میری بہن کو پتا نہیں ہے کہ اس وقت تقریباً ہر ٹیچنگ ہسپتال پر ایک بورڈ ہے اس بارے میں ان کو خبر نہیں ہے۔ اب ہماری چھ یونیورسٹیز ہسپتال ہیں ان سب پر بورڈ ممبرز ہیں اور ہمیشہ وہ بورڈ ممبرز پرائیویٹ سیکٹر سے لئے جاتے ہیں تاکہ آپ کو اسے چلانے میں help کریں۔ جب یہ بات کہی گئی ہے تو basically ان کے مریضوں کا خیال کرنے لئے جو بجٹ ہسپتالوں کو دیا جائے گا it is just to improve the management system اور لکھا ہوا ہے کہ:

> It's a Medical Teaching Institutions Management System and it is to improve the management of these teaching intuitions

جناب سپیکر! اس وقت جو ہم اپنے mega hospitals کو بجٹ دے رہے ہیں اگر میں صرف 9 ہسپتالوں کا نام لوں تو 8۔ارب روپے سالانہ دیا جاتا ہے اس حساب سے جتنے ہمارے بیڈز ہیں تقریباً ہم 43 لاکھ ہر بیڈ پر استعمال کرتے ہیں but the services are not satisfactory کیونکہ مینجمنٹ سسٹم میں گڑبڑ ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال:ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*1284: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں تمام ٹیسٹوں کے لئے لیبارٹری موجود ہے اگر ہاں تو اس لیبارٹری میں کون کون سے ٹیسٹوں کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیا اس میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی کی سہولت موجود ہے اگر ہاں تو یہ سہولت کب سے فراہم کی گئی اور روزانہ کتنے مریضوں کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس ہسپتال میں پتہ کی پتھری gall bladder caleus کا ٹیسٹ میسر ہے یا مریضوں کو باہر سے ٹیسٹ کروانے کو کہا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز ہسپتال میں پتے کی پتھری کے کتنے آپریشن 17-2016 اور 18-2017 میں کئے گئے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! لیبارٹری کی سہولت موجود ہے ہسپتال ہذا کی لیبارٹری میں ہونے والے ٹیسٹوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا میں سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے لیکن MRI فی الوقت موجود نہ ہے۔ ہسپتال کی اپنی سی ٹی سکین مشین ماہ مئی 2018 سے کام کر رہی ہے اس سے پہلے یہ سہولت ایک لوکل NGO فراہم کر رہی تھی۔ روزانہ 70 تا 80 مریضوں کی سی ٹی سکین کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔

(ج) جی ہاں! ہسپتال میں پتے کی پتھری کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ ہسپتال ہذا میں 17-2016 میں 232 اور 18-2017 میں 287 پتے کی پتھری کے آپریشن ہوئے۔

ساہیوال:ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں ادویات کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*1285: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی کے ساتھ ساتھ ادویات کی بھی شدید کمی ہے؟

(ب) ہسپتال ہذا میں کون کون سی ادویات N/A ہوتی ہیں اور وہاں پر کون کون سی کوالٹی کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں اور کتنی ادویات expire ہو جاتی ہیں وہاں پر سٹورز میں ادویات کی صورتحال کیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا ہسپتال میں لیپرو سکوپی /انڈوسکوپی آپریشن کی سہولت موجود ہے اگرہاں تو 2017-18 میں کتنے لیپروآپریشن کئے گئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی موجودہ پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ہسپتال میں ادویات کی کوئی کمی نہ ہے، ہسپتال کے سٹور میں موجود ادویات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تمام ضروری ادویات ہسپتال ہذا میں موجود ہیں اور کوئی ادویات expire نہ ہوتی ہیں۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں موجودہ ادویات کی expiry date جاننے کے لئے ایک online سسٹم لاگو کیا ہوا ہے جس کے تحت expiry کے قریب ادویات کی نشاندہی 90روز قبل ہو جاتی ہے اور ان ادویات کو متعلقہ فرم سے معاہدے کے مطابق بروقت تبدیل کروالیا جاتا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں آئندہ مالی سال میں لیپروسکوپی مشین خرید لی جائے گی نیز اینڈوسکوپی مشین جولائی 2019 کے وسط میں نصب کر دی گئی ہے اور فنکشنل ہے جبکہ اب تک 150 سے زائد اینڈوسکوپی کی جاچکی ہیں۔

لاہور: لیاقت آباد میں عطائی ہیلتھ سنٹرز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***1204: چوہدری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن کے ساتھ ملحقہ آبادی لیاقت آباد میں کوئی ہیلتھ سنٹر نہ ہے مذکورہ علاقہ میں آبادی بہت زیادہ ہے ہیلتھ سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے عطائی ڈاکٹروں کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 18-2017 میں ان عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کی گئی لوگ ڈاکٹروں کے نام لکھ کر وہی کلینک دوبارہ کھول لیتے ہیں؟

(ج) مذکورہ آبادی میں کتنے کلینک رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں تفصیل بتائیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں ہیلتھ سنٹر بنانے اور عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ماڈل ٹاؤن کے ساتھ ملحقہ آبادی لیاقت آباد میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ای پی آئی سنٹر اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میڈیکل سنٹر نزد گورنمنٹ انٹر کالج فار گرلز لیاقت آباد کوٹ لکھپت میں موجود ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کر ضلع لاہور میں 5668 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جس میں سے 2794 عطائیوں کے اڈوں کو سر بمہر کر دیا ہے مزید برآں 1267 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ لاہور کے علاقہ لیاقت آباد میں آٹھ عطائیوں کے اڈووں کو سیل کیا۔ پی ایچ سی اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ٹیمیں عطائیوں کے اڈوں پر مسلسل نظر رکھتے ہیں اگر کوئی عطائی دوبارہ پریکٹس کرتا ہوا پایا جاتا ہے تو اس کو سِیل کر کے جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں ٹوٹل 32 کلینک بشمول جی پی کلینک، ڈینٹل کلینک، مطب اور ہومیو پیتھک کلینکس موجود ہیں جن میں سے 23 پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ چار کلینکس کی رجسٹریشن کو مطلوبہ دستاویزات کی عدم فراہمی کی وجہ سے زیرِ التواء ہے۔ دو کلینکس نے رجسٹریشن کے لئے اپلائی نہیں کیا جبکہ ایک کو سِیل اور ایک زیرِ نگرانی ہے۔

(د) ہیلتھ سنٹر کے قیام کا اختیار محکمہ صحت پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر عطائیت کے خلاف بھرپور کارروائی کر رہا ہے۔ اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر ٹوٹل57,149 مبینہ عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جن میں سے 22,980عطائی کلینکس بند کئے گئے۔ مزید برآں 12,503 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں اور تقریباً46 کروڑ سے زائد کے جرمانے عائد کئے جا چکے ہیں۔

ساہیوال میڈیکل کالج میں ٹیچنگ کیڈر اور ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1286: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال میڈیکل کالج 2011 میں قائم کیا گیا کیا کالج ہذا میں ابھی کوئی کنسٹرکشن باقی ہے یا مکمل ہو چکی ہے کیا اس کے لئے مزید فنڈز درکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا میں پروفیسرز کی22 اسامیوں کے برعکس اٹھارہ اسامیاں، اسسٹنٹ پروفیسر کی 26 اسامیوں میں سے 17 اسامیاں اور میڈیکل افیسر WMOS/MOS کی 99 اسامیوں سے 65 خالی ہیں۔ درج بالا اسامیاں کب سے خالی ہیں اور یہ کب تک پر کی جائیں گی ان کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کالج ہذا میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کتنی ہے اس کی تفصیل سال وار بتائیں، قیام سے تاحال کتنے طلباء سال وار فارغ التحصیل ہوئے اور ان کو ڈگریاں عطا کر دی گئی ہیں، فارغ التحصیل طلباء نے ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کتنا عرصہ خدمات سرانجام دیں اور مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ ساہیوال میڈیکل کالج 2011 میں قائم ہوا تھا۔ اور کنسٹرکشن کا کوئی کام باقی نہ ہے اور صرف گیس کنکشن کے لئے فنڈز درکار ہیں۔ سوئی گیس کے کنکشن کے لئے PC-I میں 1.5 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، محکمہ سوئی گیس نے کنکشن کے لئے جو ڈیمانڈ نوٹس بھیجا ہے اس کی رقم 25.660 ملین روپے ہے لہٰذا پرنسپل ساہیوال میڈیکل کالج کو پہلے ہی ہدایت کر دی گئی ہے کہ revised PC-I بھیجے تاکہ اس کو منظوری کے لئے متعلقہ فورم کو بھیجا جائے۔

(ب) میڈیکل آفیسر کی 118 اسامیوں میں سے 79 اسامیاں پر ہیں اور 39 خالی ہیں۔
پروفیسر کی 22 اسامیوں میں سے 4 اسامیاں پر ہیں اور 18 خالی ہیں۔
ایسوسی ایٹ پروفیسر کی 28 اسامیوں میں سے 15 اسامیاں پر ہیں اور 13 خالی ہیں۔
اسسٹنٹ پروفیسر کی 36 اسامیوں میں سے 31 اسامیاں پر ہیں اور 5 خالی ہیں۔
باقی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھرتی اور پروموشن کا عمل جاری ہے۔

(ج) کالج ہذا میں طلباء کی کل تعداد 500 ہے اور ہر سال 100 طلباء کی کلاس آتی ہے۔ اب تک 4 سیشن (400 طلباء) فارغ التحصیل ہو چکے ہیں اور ہر طالب علم ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں ایک سال کی ہاؤس جاب مکمل کرتا ہے اور طلباء کو ڈگریاں دینے کے سلسلہ میں کام جاری ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی زیر تعمیر بلڈنگ و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1287: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کی 500 بیڈز پر مشتمل بلڈنگ زیر تعمیر ہے اگر ہاں تو اس کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے کتنا باقی ہے اس پر آنے والی مکمل لاگت مع فنڈز کی allocation سال وار بتائیں، کتنا فنڈ بقایا درکار ہے اور رواں سال 2018-19 میں ہسپتال ہذا کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رحمت اللعالمین وارڈ جس کا افتتاح 1985 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے کیا تھا اب اس کی حالت بہت ابتر ہے وہاں پر ای سی جی اور ECHO کے علاوہ کوئی دیگر سہولت میسر نہ ہے۔ کیا حکومت اس ہسپتال میں پی آئی سی لیول کی دل کے مریضوں کو اس ہسپتال میں سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں E.T.T /Angio Graphy کے علاوہ heart stenting شامل ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ ہسپتال کے ایک بلاک کی 500 بیڈز پر مشتمل بلڈنگ زیر تعمیر ہے اس کا بیشتر کام مکمل ہو چکا ہے 2014-15 تا 2018-19 فنڈز کی allocation کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رواں سال 2018-19 میں ہسپتال ہذا کے لئے 104.333 ملین (10 کروڑ 43 لاکھ 33 ہزار روپے) کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، یہ پراجیکٹ جون 2023 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ رحمت اللعالمین وارڈ کا افتتاح 1985 میں کیا گیا تھا۔ تاہم 128 بستروں پر مشتمل رحمت اللعالمین بلاک ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں پوری طرح فعال ہے دل وارڈ میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات درج ذیل ہیں:

Patient، Defibrillator، B.P Apparatus Medical، Monitor=20، ECHO، ECG، Suction Machines، Gases، Nebulizer کی سہولت موجود ہے۔

معزز ایوان کو یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ 500بستروں پر مشتمل زیر تعمیر بلاک میں شعبہ امراضِ دِل میں 20بستروں کا اضافہ کیا جا رہا ہے ، جس سے کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ منصوبہ مکمل ہونے پر 60بیڈز کا ہو جائے گا اور اس میں مندرجہ ذیل سہولیات دستیاب ہوں گی۔

1) (Cardiac Care Unit) CCU
2) Icu
3) Angiography
4) Angioplasty
5) Echo Cardiography
6) ETT
7) ECG
8) Resuscitation Trolly
9) Defibrillator

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال میں، پروفیسر، رجسٹرار و میڈیکل آفیسر سے متعلقہ تفصیلات

***1937: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن رازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، سینئر رجسٹرار، رجسٹرار اور SMO/MO کی کتنی اسامیاں وارڈ وار ہیں؟

(ج) کتنی اسامیاں پر ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) کتنے ڈاکٹرز اعزازی طور پر ان ہسپتال میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(و) اس ہسپتال کے سال2018-19 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں۔اس ہسپتال میں 2018-19 کے دوران کتنی رقم ایل پی پر خرچ کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف)

1) الائیڈ ہسپتال1520بیڈز پر مشتمل ہے۔اس ہسپتال میں فی الوقت34وارڈز /یونٹس موجود ہیں جن میں بذریعہ داخلہ مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد جو کہ فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہے میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، سینئر رجسٹرار، رجسٹرار، سینئر میڈیکل آفیسرز اور میڈیکل آفیسرز کی کُل اسامیاں565ہیں۔

(ج) فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں اسامیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ہ) اعزازی طور پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد56ہے۔

(و)

1) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے لئے بجٹ کی مد میں سال 19-2018میں مبلغ -/ 3,213,454,142روپے مختص کئے گئے۔

2) لوکل پرچیز پر سال 19-2018میں مبلغ-/27,865,281روپے خرچ ہوئے۔

فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں سی ٹی سکین مشینوں کی تعداد اور حالت سے متعلقہ تفصیلات

***2602: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کل کتنی سی ٹی سکین مشینیں نصب ہیں؟

(ب) کیا یہ مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں اگر ہاں تو روزانہ کی بنیاد پر کتنے لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کل تین سی ٹی سکین مشینیں نصب ہیں۔

(ب) اس وقت الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں تین سی ٹی سکین مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ایک سی ٹی سکین مشین جو کہ 24 گھنٹے ایمرجنسی کے مریضوں کو فری سروسز مہیا کر رہی ہے۔
- ایک سی ٹی سکین مشین مین شعبہ ریڈیالوجی الائیڈ ہسپتال میں لگائی گئی ہے، جو کہ ایمرجنسی، انڈور اور آوٹ ڈور مریضوں کو سروسز مہیا کر رہی ہے۔
- تیسری سی ٹی سکین مشین جو کہ مندرجہ بالا دونوں سی ٹی سکین مشینوں کے خراب ہونے کی صورت میں کام کرنے کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر سی ٹی سکین کی سہولت سے مستفید ہونے والے لوگوں کی تعداد تقریباً100 ہے۔

نارووال: تحصیل شکر گڑھ میں عطائیوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***2825: جناب منان خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن بنانے کے باوجود صوبہ بھر کے تمام شہروں قصبہ جات، گاؤں خاص کر نارووال میں عطائی ڈاکٹرز ابھی تک کام جاری رکھے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس بابت سخت سے سخت ایکشن لینے اور غریب اور بے کس شہریوں کی زندگیوں سے کھیلنے والے عطائی ڈاکٹرز کے خلاف کارروائی کرے گی، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) تحصیل شکر گڑھ میں خصوصی طور پر بتایا جائے کہ کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کو صوبہ بھر میں جون 2015 سے اب تک 64462عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جس میں سے 24217

عطائیوں کے اڈوں کو سربمہر کر دیا ہے۔ مزید بر آں13039 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں جون2015 سے شروع کی گئی اس مہم کے دوران نارووال میں570 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جن میں سے 205 عطائیوں کے اڈوں کو سربمہر کر دیا گیا اور اس سلسلے میں ابھی تک کارروائی جاری ہے کمیشن نے اب تک صوبہ بھر میں 48 کروڑ سے زائد جرمانے کئے ہیں۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ عطائیوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور ہفتہ وار ٹیمیں صوبہ بھر میں کارروائی کر رہی ہیں۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے جون 2015 سے تحصیل شکر گڑھ میں اب تک155 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جن میں سے 35 کو سربمہر کر دیا گیا ہے اور 57 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں اور اس سلسلہ میں مزید کارروائی جاری رہے گی۔

صوبہ میں صحت انصاف کارڈ کی بدولت عوام کو طبی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

2852*: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تقریباً 70 لاکھ خاندان اور½3 کروڑ افراد صحت انصاف کارڈ سے مستفید ہوں گے صوبے کی تقریباً 30 فیصد آبادی کو اس کارڈ کے ذریعے ہیلتھ کور حاصل ہو گا؟

(ب) اس کارڈ سے عوام کو صحت کی کیا سہولتیں فراہم ہوں گی؟

(ج) یہ کارڈ کن لوگوں کو فراہم کیا جاتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) مورخہ 7-اکتوبر2019 تک 3.5 ملین خاندانوں کو صحت انصاف کارڈ کی سہولت فراہم کی جاچکی ہے، اس طرح ان خاندانوں کے تقریباً 17.5 ملین افراد صحت کارڈ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اندازاً7.0 ملین خاندان جو کہ 30 ملین نفوس پر مشتمل ہوں گے

(اگر ایک خاندان پانچ افراد پر مشتمل ہو) جو کہ صوبہ کی آبادی کا 30 فیصد بنتی ہے، صحت کارڈ سہولت سے مستفید ہوں گے۔

(ب) صحت انصاف کارڈ پروگرام میں عوام کو صحت کی سالانہ بنیاد پر مندرجہ ذیل مفت سہولتیں دی جا رہی ہیں۔

- تمام ایمرجنسی کی سہولیات۔ دل کے امراض۔ شوگر۔ برن کیسز۔ گردوں کے امراض۔ جگر کے امراض۔ کینسر کے امراض۔ نیوروسرجری کے کیسز۔ HIV اور ہیپاٹائٹس کے کیسز۔ کُل سہولت package۔ سالانہ -/720,000 روپے
- کارڈ ہولڈر کو 1000 روپے ہسپتال آنے جانے کے لئے کرائے کی مد میں دیئے جاتے ہیں (تین بار)، ایسے مستحق افراد جو اس پروگرام کے تحت ہسپتال داخل ہوئے اور دورانِ علاج انتقال کر گئے کی تجہیز و تکفین کے لئے 10 ہزار فی کس کے حساب سے مالی معاونت کی جاتی ہے۔

(ج) وہ تمام پاکستانی شہری جن کا ڈیٹا بیس NSER (نیشنل سوشواِکنامِک رِجسٹری) میں موجود ہے اور جن کی روزانہ آمدنی دو ڈالر یا اس سے کم ہے، اِن کو صحت کارڈ کی سہولت دی جاتی ہے۔

گوجرانوالہ: شہر میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد اور طبی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3012: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال ہیں ہر ہسپتال کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں کارڈیک وارڈ اور برن یونٹ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریض دل کے امراض اور جلنے کے آتے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کتنے کارڈیک سرجن، فزیشن اور برن کے سپیشلائزڈ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں روزانہ تیزاب سے متاثرہ اور فیکٹریوں/ کارخانوں میں آگ سے جھلسنے کے مریض کافی تعداد میں آتے ہیں مگر ان ہسپتالوں میں ان کو مکمل طبی سہولیات میسر نہیں ہوتی ہیں اور ڈاکٹرز بھی نہیں ہوتے جن کا اس field میں تجربہ ہو حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں ایک ہی سرکاری ہسپتال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ موجود ہے۔ اس ہسپتال میں 700 بیڈز ہیں اور یہ 15 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں 45 بیڈز پر مشتمل کارڈیک وارڈ موجود ہے جبکہ برن یونٹ موجود نہیں ہے۔

(ج) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں روزانہ تقریباً 200 دِل کے مریض اور اوسطاً دو، تین جلے ہوئے مریض آتے ہیں۔

(د) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ ہسپتال کی ایمرجنسی 47 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ ہسپتال میں کارڈیک سرجن اور برن کے سپیشلسٹ ڈاکٹر نہیں ہیں جبکہ چار کارڈیک فزیشن کام کر رہے ہیں۔

(و) اوسطاً روزانہ دو، تین مریض فیکٹریوں، کارخانوں میں آگ لگنے اور تیزاب سے متاثرہ مریض آتے ہیں۔ تمام مریضوں کو ابتدائی طبی امداد یہاں ہی فراہم کی جاتی ہے۔ تاہم کوالیفائیڈ سرجن جلے ہوئے مریضوں کا علاج کرنے کی مہارت رکھتے ہیں جلے ہوئے مریضوں کو جنرل سرجری کے وارڈز میں علاج کی تمام تر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور بیس / تیس فیصد سے زیادہ جلے ہوئے مریضوں کو میو ہسپتال اور جناح ہسپتال لاہور کے برن یونٹ میں refer کر دیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں انستھیزیا ماہرین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3037: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انستھیزیاماہرین کی کمی پورا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
(ب) کیا انستھیزیاماہرین کو خصوصی الاؤنس دیا جاتا ہے کیا سرکاری ہسپتالوں میں نجی طور پر انستھیزیاماہرین کی خدمت حاصل کی جاتی ہیں؟
(ج) صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں انستھیزیاماہرین کی کتنی تعداد ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) انستھیزیاماہرین کی کمی کو پوار کرنے کے لئے حکومت نے جامع اقدامات اُٹھائے ہیں جن کے تحت پنجاب پبلک سروس کمیشن کو خالی اسامیوں کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن بھجوائی جاچکی ہے اور عنقریب یہ خالی اسامیاں پُر کرلی جائیں گی، اسی طرح ہر سال صوبہ بھر کے PPSC سلیکٹڈ ڈاکٹرز کو ڈپلومہ آف انستھیزیا (دو سالہ) کورس کے لئے ٹریننگ پر بھیجا جاتا ہے۔ محکمہ صحت نے انستھیزیاماہرین کی کمی پورا کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، بالکل! ریگولر انستھیزیاماہرین کو دوران ٹریننگ ماہانہ الاونس دیا جاتا ہے اور جو ڈاکٹرز ٹریننگ مکمل کرتے ہیں ان کو مختلف ہسپتالوں میں بھجوا کر انستھیزیا میں خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

جی، نہیں! انستھیزیاماہرین کی نجی طور پر سرکاری ہسپتالوں میں خدمات نہیں لی جاتی۔ سرکاری انستھیزیاماہرین روٹیشن (ڈیوٹی پلان) میں تمام ہسپتالوں میں اپنی ٹیم کے ہمراہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں انستھیزیاماہرین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شُدہ سیٹیں 415 ہیں ان میں سے 175 انستھیزیاماہرین کام کر رہے ہیں جبکہ 241 سیٹیں خالی ہیں اور اپریل 2021 تک ہمارے موجودہ ٹرینیز جن کی تعداد 229 ہے:

1) 1st Badge میں 39 ڈاکٹرز نے مارچ 2018 میں ٹریننگ مکمل کی جن کو مارچ 2016 میں ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا۔

2) 2nd Badge میں36ڈاکٹرز نے دسمبر2018میں ٹریننگ مکمل کی، جن کو دسمبر 2016میں ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا۔
3) 3rd Badge میں55ڈاکٹرز کی ٹریننگ جنوری2018میں شروع کروائی گئی جو کہ 31۔دسمبر2019کو مکمل ہو گی۔
4) 4th Badge میں190ڈاکٹرز اپریل2019میں ٹریننگ پر گئے جن کی ٹریننگ اپریل2021میں ختم ہو گی۔

اس وقت (دو سالہ)ڈپلومہ آف انستھیزیا کی ٹریننگ کے لئے صوبہ بھر میں پندرہ ٹریننگ سنٹرز (ٹیچنگ ہسپتال)میں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی مدد سے ڈاکٹرز کی ٹریننگ کروائی جارہی ہے۔

سول ہسپتال گوجرانوالہ کے ڈائیلسز سنٹر کو
پرائیویٹ ادارے کے حوالہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3075: **محترمہ شاہین رضا:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال گوجرانوالہ کاڈائیلسز سنٹر کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس وارڈ میں کتنی سرکاری ڈائیلسز کی مشینیں ہیں؟
(ب) یہ سنٹر کب پرائیویٹ ادارے کو کن شرائط پر دیا گیا تھا؟
(ج) اس سنٹر میں پرائیویٹ ادارے نے کتنی مشینیں فراہم کی ہیں؟
(د) اس ادارے کو کتنی سرکاری زمین فراہم کی گئی ہے؟
(ہ) اس سنٹر میں روزانہ کتنے مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں ان میں کتنے سول ہسپتال کے مریض ہوتے ہیں اور کتنے پرائیویٹ ادارے کے مریض ہوتے ہیں؟
(و) کیااس سنٹر کو چیک کرنے کا اختیار ایم ایس سول ہسپتال گوجرانوالہ یااس کے کسی ماتحت کے پاس ہے؟
(ز) کیا یہ درست ہے کہ اس سنٹر میں زیادہ تر ڈائیلسز پرائیویٹ اداروں کے مریضوں کے کئے جاتے ہیں اس بابت حکومت کیااقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف)

1) سول ہسپتال گوجرانوالہ میں 2ڈائیلسز یونٹ کام کر رہے ہیں۔ ایک یونٹ سرکاری ہے، جو کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال گوجرانوالہ اور ماتحت ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کے زیرِ نگرانی کام کرتا ہے۔ اس یونٹ میں 15بیڈز اور 15ڈائیلسز مشینیں ہیں۔

2) سول ہسپتال گوجرانوالہ میں ایک اور یونٹ 15اکتوبر2000سے فلاحی تنظیم جس کا نام نور فاونڈیشن یوکے(nfuk) کے زیرِ اہتمام کام کر رہا ہے۔ جہاں 15ڈائیلسز مشینیں کام کر رہی ہیں جبکہ دو مشینیں ایمرجنسی اور بیک اپ کے لئے ہیں۔

(ب) یہ سنٹر 15۔اکتوبر 2000 میں فنکشنل ہوا، نور فاونڈیشن یو کے(NFUK)اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور کے درمیان طے پائی جانے والی شرائط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ معاہدے کے صفحہ نمبر2 سیکشنBکلاز نمبرA کے مطابق،NFUK، یو کے نے ڈائیلسز یونٹ کو چلانے کی تمام تر ذمہ داری انجمن فلاح و بہبود انسانیت (AFBI) گوجرانوالہ نامی مقامی NGOکو سونپ دی۔

(ج) اس ڈائیلسز یونٹ میں نور فاؤنڈیشن یوکے(NFUK)نے 17ڈائیلسز مشینیں فراہم کی ہوئی ہیں۔

(د) فی الحال یہ ادارہ سول ہسپتال کے انڈور بلاک میں 3293 سکوائر فٹ قائم ہے جبکہ یہ انجمن اس ڈائیلسز یونٹ کو توسیع دینے جا رہی ہے جس کے لئے ہسپتال انتظامیہ نے ایک کنال 13مرلے جگہ ہسپتال کی جنوبی طرف منتقل کی ہے۔

(ہ) اس سنٹر میں روزانہ 28مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں۔ یہ مریض وہی ہوتے ہیں جن کو ہسپتال میں کام کرنے والے گردہ ماہرین ڈائیلسز کا مشورہ دیتے ہیں اور ان مریضوں کو جگہ کی دستیابی کی صورت میں اس سنٹر میں ایڈجسٹ کر دیا جاتا ہے۔ مریضوں کی او پی ڈی سلپ ہسپتال سے ہی جاری کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ تمام مریض ہسپتال کے ہی ہوتے ہیں اور پرائیویٹ مریض کوئی نہیں ہوتا۔ سرکاری طور پر ڈائیلسز کی کوئی فیس نہ ہے جبکہ انجمن بھی فری ڈائیلسز کرتی ہے۔

(و) عمومی طور پر ایم ایس یا ان کا کوئی ماتحت اس سنٹر کو چیک کرتے ہیں اور نہ ہی شرائط میں ایم ایس کو سنٹر چیک کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

(ز) یہ درست نہ ہے کہ اس سنٹر میں زیادہ تر پرائیویٹ اداروں کے مریضوں کا ڈائیلسز کیا جاتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں چلڈرن ڈیپارٹمنٹ
میں واش رومز کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

***3081: محترمہ شعوانہ بشیر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال لاہور کے چلڈرن وارڈ میں واش رومز کی حالت کئی سالوں سے انتہائی ناقص ہے بچوں کے شعبہ میں بدبو اور ناقص صفائی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض پھیلنے کا شدید خطرہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم ایس اور دیگر سینئر ڈاکٹرز ان واش رومز کا وزٹ ہی نہیں کرتے، شہریوں کی طرف سے بارہا شکایت کے باوجود کوئی توجہ نہیں دی گئی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن وارڈ کے ہر فلور پر مریضوں اور ان کے لواحقین اور سٹاف کے لئے باتھ رومز موجود ہیں بچوں کے شعبہ میں ڈیوٹی پر موجود عملہ تین شفٹوں میں 24 گھنٹے انہیں صاف رکھتا ہے۔ ان باتھ رومز کی مرمت کا کام حسبِ ضرورت ہوتا ہے۔ دو زنانہ اور دو مردانہ (چار) باتھ رومز کی تعمیرِ نو کی گئی ہے۔

(ب) حکومتِ بلڈنگ کی ریپئر کے لئے بجٹ مہیا کرتی ہے۔ بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نارمل روٹین میں انتظامی ڈاکٹرز ڈی ایم ایس اور اے ایم ایس ہسپتال کے واش رومز اور وارڈز کی صفائی روزانہ چیک کرتے ہیں۔ ایم ایس اور چیف ایگزیکٹو آفیسر گاہے بگاہے بھیvisit کرتے رہتے ہیں۔

لاہور: فاطمہ جناح ڈینٹل ہسپتال / کالج جوبلی ٹاؤن میں تعلیمی سرگرمیاں شروع نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3088: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2007 میں جوبلی ٹاؤن لاہور میں فاطمہ جناح ڈینٹل ہسپتال اور کالج بنایا گیا؟

(ب) کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر یہاں تعلیمی سرگرمیاں شروع نہیں ہو سکیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فاطمہ جناح انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز جوبلی ٹاؤن لاہور کا منصوبہ 2007 میں 2778.021 ملین روپے کی لاگت سے منظور اور شروع ہوا، یہ منصوبہ 2010 میں 3448.210 ملین روپے کی revised لاگت سے منظور ہوا اور اس معزز ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اس منصوبے پر اب تک 540.986 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) ابتداء میں اس منصوبے کے scope میں 480 طلباء کے لئے ٹیچنگ کالج، اکیڈمک بلاک، ڈینٹل سکول، ٹیچنگ ہسپتال، بوائز اینڈ گرلز ہاسٹل، رہائشی اپارٹمنٹس شامل تھے۔ آخری بار یہ منصوبہ اپریل 2013 میں 633.209 ملین روپے کی لاگت سے PDWP سے منظور ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلے مرحلہ میں صرف اکیڈمک بلاک کو مکمل کیا جائے گا۔ اس کی تکمیل کے بعد باقی کاموں کے لئے نیا PC-I تیار کیا جائے گا۔ تاہم حکومت پنجاب کی مالی مشکلات کے باعث اس منصوبے پر کام مکمل نہ ہو سکا۔ اس وقت منصوبے کا revised PC-I، پی اینڈ ڈی بورڈ میں منظوری کے مرحلہ میں ہے جس کی لاگت کا تخمینہ 2413.601 ملین روپے ہے۔ اس کے revised

سکوپ میں اکیڈمک بلاک، کالج / ہسپتال کو آپریشنل کرنا اور ایک تین منزلہ ہاسٹل بلڈنگ شامل ہے۔ جس میں ابتدائی طور پر گراؤنڈ فلور کو مکمل کیا جائے گا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مالی مشکلات کے باعث یہ منصوبہ مکمل نہ ہو سکا اور تعلیمی سرگرمیاں شروع نہ ہو سکیں۔ اس سال اس منصوبہ کے لئے 600 ملین کی خطیر رقم مختص ہے اور منصوبے کے revised PC-I کی منظوری کے بعد اس پر جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

صوبہ کے ہسپتالوں میں میڈیکل مشینری کی دیکھ بھال کے لئے انجینئر اور ٹیکنیشنز کی خدمات سے متعلقہ تفصیلات

*3097: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں طبی مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے انجینئر اور ٹیکنیشنز کو تعینات کیا گیا ہے تو ان کی تعداد اور اپوائنٹمنٹ کی جگہ بتائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام صوبہ بھر میں 76 بائیو میڈیکل انجینئرز اور 3846 ٹیکنیشنز کام کر رہے ہیں، تفصیلات تتمہ (الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو کباڑیوں کے ہاتھوں فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*3146: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری و پرائیویٹ ہسپتالوں، کلینکس اور لیبارٹریوں سے بڑی تعداد میں پیدا ہونے والا خطرناک فضلہ تلف کرنے کی بجائے کباڑیوں کو فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فضلے سے پلاسٹک کے کھلونے، برتن سمیت بہت سی اشیاء تیار کی جاتی ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہیں؟

(ج) کیا حکومت محکمہ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد اور محکمہ کے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ نگرانی تمام ہسپتالوں میں سے جن ہسپتالوں کے اپنے incinerator موجود ہے اور وہ جو نزدیکی ہسپتال یا پرائیویٹ کمپنی کے ذریعے خطرناک فضلہ کو تلف کرتے ہیں اُن کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن پرائیویٹ ہسپتالوں کلینکس اور لیبارٹریوں سے پیدا ہونے والا خطرناک فضلہ محفوظ طریقے سے تلف کرنے کے لئے ضروری اقدامات سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ نگرانی تمام ہسپتالوں میں خطرناک فضلہ کے انتظام کی کمیٹی HWMR 2014 کے اصول و ضوابط کے تحت تشکیل دی گئی ہے۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ نگرانی قائم تمام ہسپتالوں میں خطرناک فضلہ کو اکٹھا کرنے کے لئے تمام وارڈز، شعبہ جات میں تین مختلف رنگوں (سرخ، پیلی، سفید اور سبز) بالٹیاں / ڈبے مع ڈھکن رکھی گئی ہیں تاکہ جس جگہ پر خطرناک فضلے کا وزن اور ریکارڈ بھی رجسٹرڈ اُسی جگہ پر کیا جاتا ہے۔ تمام خطرناک فضلہ دِن میں دو سے تین بار متعلقہ جگہ سے اُٹھایا جاتا ہے اور دن میں ایک بار اُسے تلف (جلایا) جاتا ہے، یا متعلقہ کمپنی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

(ج) اس معاملہ میں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ تمام امور پر سخت نظر رکھے ہوئے ہے۔ کسی بھی مجرمانہ سرگرمی کی صورت میں سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور: مینٹل ہسپتال میں ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3250: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مینٹل ہسپتال میں ایکسرے / الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ مشینیں دوسری منزل پر نصب ہیں جس کی وجہ سے ذہنی مریضوں کو آمدورفت میں کافی پریشانی اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان مشینوں کو گراؤنڈ فلور پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہسپتال میں ایک الٹرا ساؤنڈ مشین اور دو ایکسرے مشینیں موجود ہیں۔ تینوں مشینیں فعال حالت میں ہیں۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے ایک ایکسرے مشین ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کی پہلی منزل پر نصب ہے۔ ایکسرے مشین 2012 میں جب خریدی گئی تھی تو کمپنی نے موجودہ جگہ پر نصب کی تھی۔ اس ایکسرے مشین کو گراؤنڈ فلور پر منتقل کرنے کی لاگت مشین کی موجودہ قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ مریضوں کو پریشانی سے بچانے کے لئے ہسپتال ہذاء میں ramp تعمیر کرنے کے لئے مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر لکھا گیا جس کا حوالہ نمبر PIMH/1017 بتاریخ: 14.01.2020 ہے اور اس کی تعمیر کے لئے پراسیس جاری ہے۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ دوسری ایکسرے مشین ہسپتال ہذا کے سپیشل کیئر یونٹ میں گراؤنڈ فلور پر موجود ہے۔ جو مریضوں کی ایمرجنسی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ الٹرا ساؤنڈ مشین ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں گراؤنڈ فلور پر کمرہ نمبر 12 میں موجود ہے اور وہاں مریضوں کی الٹرا ساؤنڈ کی جاتی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذاء میں الٹرا ساؤنڈ کی مشین ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں گراؤنڈ فلور پر کمرہ نمبر 12 میں موجود ہے۔ ایک ایکسرے مشین پہلے ہی سپیشل کیئر یونٹ میں گراؤنڈ فلور پر موجود ہے اور دوسری ایکسرے مشین کے لئے جلد ramp کی تعمیر مکمل کر لی جائے گی۔

لاہور: مینٹل ہسپتال کے زنانہ وارڈ میں زخمی ذہنی مریضوں کی مرہم پٹی کی سہولت ناپید ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3253: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مینٹل ہسپتال کے زنانہ بلاک میں ذہنی مریضوں کی dressing کا کوئی انتظام نہیں ہے زخمی عورتوں کو مردانہ وارڈ میں لا کر dressing کی جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت زخمی ذہنی مریض عورتوں کی dressing زنانہ وارڈ میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہسپتال ہذاء کے زنانہ وارڈ میں خواتین ذہنی مریضوں کی dressing کا انتظام موجود ہے۔ موجودہ حکومت سے پہلے major injury کی صورت میں علیحدہ main dressing room میں زنانہ مریضوں کو آیا کے ہمراہ بھیجا جاتا تھا اور فی میل سٹاف نرس اور ڈاکٹر کی موجودگی میں dressing کی جاتی تھی۔ البتہ اب موجودہ حکومت میں یہ انتظام بھی مکمل طور پر زنانہ بلاک میں کر دیا گیا ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) کے جواب میں بیان کر دیا گیا ہے۔

رحیم یار خان شیخ زید میڈیکل ہسپتال فیز II کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3367: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شیخ زید میڈیکل ہسپتال رحیم یار خان فیزII کے قیام کا فیصلہ کیا ہے؟
(ب) اس ہسپتال کا قیام کس جگہ عمل میں لایا جائے گا؟
(ج) اس سلسلہ میں حکومت نے رحیم یار خان میں کس جگہ پر زمین حاصل کی ہے؟
(د) اس ہسپتال کے قیام کے لئے اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور اس کی باقاعدہ تعمیر کب تک شروع ہونے کا امکان ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔
(ب) پرانے ہسپتال کی بلڈنگ 1950 میں تعمیر ہوئی تھی اور استعمال کے قابل نہ ہے، جس کو دو ڈیپارٹمنٹس (Building Research Station and Infrastructure Department, Lahore) نے خطرناک قرار دے دیا ہے اور بلڈنگ تقریباً خالی ہو چکی ہے۔ اب فیز ٹو اس پرانے ہسپتال کی جگہ پر تعمیر ہو گا۔
(ج) نیا ہسپتال اب پرانے ہسپتال کی جگہ پر تعمیر ہو گا۔
(د) اس ہسپتال کے قیام کے لئے PC-I تیار کر کے محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھیجا جارہا ہے۔

بہاولنگر: میڈیکل کالج کی بلڈنگ کی تکمیل
اور ایم بی بی ایس کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***3459: جناب محمد جمیل:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر میڈیکل کالج بہاولنگر کی تعمیر سال 15-2014 سے شروع ہے جس کا 42 فیصد سے زیادہ کام ہو چکا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میڈیکل کالج اور ساہیوال میڈیکل کالج کی بلڈنگ بھی زیر تعمیر ہونے کے باوجود ان کالجز میں ایم بی بی ایس کی کلاسز شروع کر دی گئی تھیں؟

(ج) کیا حکومت بہاولنگر میڈیکل کالج کی پوسٹوں کی ایس این ای منظور کرنے اور اس میں ایم بی بی ایس کی کلاسز ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر یا نزدیکی میڈیکل کالج جو کہ بہاولپور ہیں وہاں پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ بہاولنگر پانچ تحصیلوں پر مشتمل ہے جو کہ backwardعلاقہ ہے یہاں پر تعلیم کی شرح بہت کم ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) میڈیکل کالج بہاولنگر سکیم کی منظوری مورخہ 16.10.2014 کو ہوئی۔ تاہم کالج کی مین بلڈنگ کا تعمیراتی کام ابھی تک شروع نہ ہوا ہے اس کا revised PC-I جس کا کُل تخمینہ لاگت 2312.529ملین روپے مورخہ 12.11.2019 کو محکمہ پی اینڈ ڈی کو برائے منظوری ارسال کیا جا چکا ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل تعمیراتی کام جاری ہیں، جو کہ 75فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

1۔ کیفیٹریا 2۔ بوائز ہاسٹل
3۔ ڈاکٹرز ہاسٹل 4۔ ریذیڈنشل بلڈنگز
5۔ ٹربائن

(ب) ڈی جی خان میڈیکل کالج اور ساہیوال میڈیکل کالج کی تعمیر شروع کر دی گئی تھی اور تکمیل سے کچھ عرصہ قبل کلاسز کا انعقاد عارضی بلڈنگ میں کیا گیا تھا۔

(ج) حکومت کا مستعار یا عارضی بلڈنگز میں کلاسز شروع کرنے کا ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ اس کے اپنے مسائل ہیں اور پی ایم سی سے کالج کو recognize کروانا مشکل ہے۔ حکومت میڈیکل کالج کے منصوبہ کو جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہے۔ اور رواں مالی سال کے ADP میں اس منصوبے کے لئے 500ملین روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے 200ملین روپے جاری کر دیئے گئے ہیں جبکہ SNE کی منظوری کا کام کالج کی بلڈنگ کی تکمیل کے بعد ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے گا۔

لاہور: پنجاب مینٹل ہیلتھ اتھارٹی ایکٹ کے تحت مرتب کردہ پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*3491: **محترمہ مومنہ وحید**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب مینٹل ہیلتھ اتھارٹی ایکٹ کے تحت نیا جامع پروگرام مرتب کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا اس نئے پروگرام کے تحت ذہنی مریضوں کے لئے نئے سنٹرز بنانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ سنٹرز کہاں بنائے جائیں گے اور ان کی کل تعداد کتنی ہوگی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) مینٹل ہیلتھ آرڈیننس 2001 کے تحت پنجاب مینٹل ہیلتھ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر وبیت المال پنجاب کے تعاون سے نئے بحالی مراکز کی تعمیر زیر غور ہے۔اس سلسلے میں محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے ایک جامعہ منصوبہ اور ڈرافٹ PC-I بھی تیار کیا جا چکا ہے۔

(ج) ایسے بحالی مراکز ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر بنائے جائیں گے اور ابھی تک کے منصوبے میں تین مراکز کا منصوبہ زیرِ غور ہے۔ مزید تفصیل کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر وبیت المال سے آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے بجٹ اور عوام کو دی جانیوالی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3622: **محترمہ عائشہ اقبال**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا سالانہ بجٹ کتنا ہے؟

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن عوام کو کون کون سی سہولیات فراہم کرتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا سالانہ بجٹ 625 ملین روپے ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن بنیادی طور پر صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو ریگولیٹ کرنے کی غرض سے ایسے تمام اداروں کو رجسٹرڈ کرتا ہے اور ان اداروں کے لئے صحت کی سہولیات کے کم از کم معیار Minimum Service Delivery Standards(MSDs) مقرر کرتا ہے۔ جو طبی ادارہ ان (MSDs) پر پورا اُترتا ہے اُسے کمیشن کی جانب سے لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ ماہرین اور سٹیک ہولڈرز کی مشاورت کے بعد کمیشن کی جانب سے بنائے گئے (MSDs) حکومت پنجاب کی جانب سے منظور شدہ ہیں۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن عوام الناس کو وقتاً فوقتاً معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی کے ضمن میں آگہی بہتر بنانے اور عطائیت کے سدِّباب کے لئے الیکٹرانک، سوشل و پرنٹ میڈیا پر معلومات جاری کرتا رہتا ہے تاکہ کمیشن کے مقاصد کے لئے عوام الناس کا تعاون یقینی بنایا جاسکے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے اب تک 59,121 طبی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو رجسٹرڈ کیا جاچکا ہے اور 43,317 اداروں کو پروویژنل لائسنس جاری کئے جاچکے ہیں۔ کمیشن اب تک 22,000 سے زائد اِنسپکشنز کر چکا ہے۔

مزید بر آں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن غیر مستند / عطائی حضرات کی پریکٹس کو ختم کرنے کے لئے انسداد عطائیت کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔ کمیشن کے قواعد کے تحت اب تک صوبہ بھر میں 58,000 چھاپے مارے جاچکے ہیں اور اِس کے نتیجے میں 23,087 عطائیت کے اڈے سیل کئے جاچکے ہیں۔ اِس ضمن میں ضروری قانونی کارروائی کرنے کے بعد 47 کروڑ سے زائد جرمانہ عائد کیا جاچکا ہے۔ کمیشن طبی سہولیات کی فراہمی میں کسی شکایات کی صورت میں عدالتی انداز سے قانونی چارہ جوئی کی سہولت بھی عوام کے لئے مہیا کرتا ہے اور اس سلسلے میں کمیشن کو سول کورٹ کا درجہ حاصل ہے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس اب تک صحت کی سہولیات کی فراہمی کے ضمن میں 1,787 شکایات درج ہو چکی ہیں اور اِن میں سے 1,486 پر ضروری کارروائی کے بعد فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

لاہور: پی آئی سی میں رہائشی اپارٹمنٹس کی الاٹمنٹ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

***3624: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی جیل روڈ لاہور میں نرسز فیملی کی رہائش کے لئے کیا بندوبست ہے؟

(ب) فیملی اپارٹمنٹ کی الاٹمنٹ کی کیا پالیسی ہے؟

(ج) کیا اس پالیسی کے تحت نرسز کو میرٹ پر اپارٹمنٹ الاٹ کئے ہوئے ہیں اس وقت ان اپارٹمنٹ میں کتنی نرسز میرٹ پالیسی کے تحت رہائش پذیر ہیں ان کے نام اور عہدہ بتایا جائے نیز کتنے اپارٹمنٹ ان کو الاٹ کرنے کے لئے بنے ہوئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی آئی سی لاہور میں کام کرنے والی ہیڈ نرسز کے لئے آٹھ فیملی اپارٹمنٹس الاٹ کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 190 نرسز ہوسٹل میں رہائش پذیر ہیں۔

(ب) فیملی اپارٹمنٹ کی الاٹمنٹ پالیسی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی آئی سی لاہور میں تمام الاٹمنٹ میرٹ پر کی گئی ہے۔ ان میں رہائش پذیر ہیڈ نرسز کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مزید برآں ہسپتال کے اندر واقع فیملی رہائش گاہیں صرف ان ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہیں جن کی خدمات کی ادارہ اور مریضوں کو ہمہ وقت اشد ضرورت ہوتی ہے۔

گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ
میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ مشین کی فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*3680: **سیدہ فرح اعظمیٰ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں پانچ سال قبل ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کے علاج کے لئے ایک کروڑ روپے مالیت کی مشین نصب کی گئی لیکن صرف چار ماہ کے بعد اسے بند کر دیا گیا ہے مریض پرائیویٹ طور پر زیادہ فیس دے کر اپنے ٹیسٹ کرواتے ہیں یہ مشین دوبارہ کب تک فعال ہو گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کی OPD میں پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹر ہفتہ میں دو روز مریضوں کا چیک اپ کرتے ہیں باقی تمام ایام اپنی سیٹوں سے غیر حاضر رہتے ہیں؟

(ج) علامہ اقبال ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز مریضوں کو آپریشن کے لئے چار پانچ ماہ کا طویل ٹائم دیتے ہیں جس سے مریض یا تو پرائیویٹ ہسپتال میں زیادہ فیس ادا کر کے جلد علاج کروانے پر مجبور ہیں اس لئے ڈاکٹرز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے یا ان کو پورا ہفتہ کام کرنے کے لئے ہدایات جاری فرمائیں تاکہ ان مسائل کو حل کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کی تشخیص کے لئے جو مشین نصب ہے وہ فنکشنل ہے اور اس پر ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کے علاج کے ٹیسٹ سستے داموں کئے جاتے ہیں۔

(ب) علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کی او پی ڈی میں پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز ہفتہ میں وہ تمام دن جن دنوں میں ان کی او پی ڈی ہوتی ہے مریضوں کا چیک اپ کرتے ہیں اور باقی تمام دن وہ ہسپتال یا کالج میں موجود ہوتے ہیں اور اپنے دوسرے انتظامی یا تدریسی کام سرانجام دیتے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ 1964 میں تعمیر کیا گیا تھا ہسپتال میں صرف تین آپریشن تھیٹرز ہیں جن میں جتنے مریضوں کا آپریشن بخوبی کیا جاسکتا ہے کیا جاتا ہے اور وہ مریض جو ایمرجنسی میں آتے ہیں اور ان کو فوری آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے ان کا فوری آپریشن کر دیا جاتا ہے، لیکن وہ مریض جن کے مرض اس نوعیت کے ہوتے ہیں کہ وہ بغیر کسی تکلیف کے کچھ عرصہ گزار سکتے ہیں صرف ان مریضوں کو ہی اگلے دنوں کا وقت دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں 500 بستروں پر مشتمل ہسپتال کے نئے بلاک کا PC-I تیاری کے مراحل میں ہے۔

سیالکوٹ: علامہ اقبال ٹیچنگ اور سردار بیگم ہسپتال میں ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*3681: **سیدہ فرح اعظمیٰ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سیالکوٹ کے علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال میں مستحق مریضوں کو ادویات نہیں ملتی جس سے غریب اور مستحق لوگوں کو ازحد پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کب تک مذکورہ ہسپتالوں میں ادویات مہیا کی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

سیالکوٹ کے علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال میں مستحق مریضوں کو ادویات ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ اور او پی ڈی میں بالکل فری مہیا کی جاتی ہیں اور ان ڈور مریضوں کو بھی جس قدر ممکن ہوتا ہے ادویات فری فراہم کی جاتی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: علامہ اقبال میڈیکل کالج کے ہاسٹلز کی تعداد اور تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

841: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے ہاسٹلز کب بنے تھے اور ان کی تعداد بتائیں؟

(ب) کیا ان کی سالانہ مرمت کی جاتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) کالج ہذا میں ٹوٹل سات ہاسٹلز ہیں جن کی تفصیل تعمیر درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہاسٹلز	سال تعمیر
-1	بوائز ہاسٹل نمبر1	1978
-2	بوائز ہاسٹل نمبر2	1973
-3	بوائز ہاسٹل نمبر3	1973
-4	گرلز ہاسٹل نمبر 4	1978
-5	گرلز ہاسٹل نمبر5	1973
-6	نرسنگ ہاسٹل نمبر6	1988
-7	ڈاکٹرز ہاسٹل نمبر7	1994

(ب) ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سالانہ مینٹیننس فنڈ /-7,470,000روپے علامہ اقبال میڈیکل کالج / جناح ہسپتال لاہور کے اکاؤنٹ نمبر A13301 میں مختص کرتا ہے اس کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:

1) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے لئے-/2,241,000روپے(اس میں سارے ڈیپارٹمنٹس مثلاً لیبارٹریز بشمول گرلز، بوائز ہاسٹلز اور کالج ہذا سے ملحقہ تمام بلڈنگ کی مینٹیننس کی جاتی ہے۔)

2) جناح ہسپتال لاہور کے لئے -/4,725,000روپے

3) جناح برن سنٹر لاہور کے لئے -/1,245,000روپے

4) نرسنگ کالج لاہور کے لئے -/249,000روپے

مندرجہ بالا دیئے گئے تمام ڈیپارٹمنٹ اپنے مختص کئے گئے فنڈ کو ترجیحی بنیادوں کے مطابق استعمال کرتے ہیں اور ہاسٹلز میں بھی کام کی ضرورت کے مطابق فنڈ استعمال کیا جاتا ہے۔

لاہور: مینٹل ہسپتال زنانہ وارڈ میں ایئر کنڈیشنز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

856: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مینٹل ہسپتال لاہور زنانہ وارڈز میں کل کتنے اے سی لگے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا ہر وارڈ میں اے سی صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت ان کو درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور کے زنانہ وارڈز میں کُل 73اے سی لگے ہوئے ہیں۔

(ب) زنانہ وارڈز میں ماسوائے چند ایئر کنڈیشنز کے تمام ایئر کنڈیشنز صحیح ہیں، خراب ایئر کنڈیشنز کی مرمت کا کام جاری ہے، یہ ایئر کنڈیشنز گرمیوں کے موسم سے پہلے فعال ہو جائیں گے۔

ضلع لاہور: غیر قانونی میڈیکل پریکٹس

کے حامل افراد کو سزا اور جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

862: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال2018-19 تک میڈیکل کی غیر قانونی پریکٹس کرنے والے کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں سال19-2018تک میڈیکل کی غیر قانونی پریکٹس کرنے والے کتنے افراد کو کتنا جرمانہ مع سزا دی گئی اور کتنے افراد کو چھوڑدیا گیا نیز جرمانہ سے حاصل ہونے والی رقم کتنی تھی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن(محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع لاہور میں سال19-2018کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے 5805عطائیوں کے اڈووں کو چیک کیا جس میں سے 2160عطائیوں کے اڈوں کو سر بمہر کر دیا گیا مزید برآں 1275عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ایکٹ کے تحت محکمہ کی مہر/ سرکاری سیل کو توڑنا یا دکان / جگہ کو بغیر اجازت مجاز اتھارٹی کھولنا تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 186 کے تحت سنگین جرم ہے، اگر کوئی عطائی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس عطائی کے خلاف متعلقہ تھانے میں ایف آئی آر کا اندراج کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں سال19-2018کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 7کروڑ سے زائد کے جرمانے کئے اڑھائی کروڑ سے زائد کے جرمانے وصول کئے۔

ضلع لاہور میں عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

863: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال19-2018کے دوران کتنے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) ضلع لاہور میں مذکورہ سالوں کے دوران جن جن عطائی ڈاکٹروں اور عطائی حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی ان کے نام وپتا کی تفصیل علاقہ وار فراہم کی جائے؟

(ج) متذکرہ عرصہ کے دوران کتنے عطائی ڈاکٹروں اورعطائی حکیموں کو کتنا جرمانہ اور کتنوں کو سزائیں ہوئیں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع لاہور میں سال19-2018 کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے5805عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جس میں سے2160عطائیوں کے اڈوں کو سربمہر کر دیا گیا اور جن میں سے 100 حکیموں کے اڈوں کو بھی سربمہر کر دیا گیا مزید برآں 1275عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں کُل 2160عطائیوں کے اڈوں پر ایکشن لیا گیا جن عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کے اڈوں پر ایکشن لیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں سال19-2018 کے دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 7 کروڑ سے زائد کے جرمانے کئے جن میں سے حکیموں کو29لاکھ سے زائد جرمانے کئے گئے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

917: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن لاہور کب قائم ہوا اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن میں کل کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی پر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی طرف سے عطائیوں کے خلاف کارروائی کا کیا طریق کار ہے؟

(د) سال2016 سے اب تک کتنے عطائیوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن25-اکتوبر2011 کو بمطابق گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبرPA to SSH-1-1/2011 قائم ہوا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ابتداء میں کمیشن میں کُل اسامیوں کی تعداد 89 تھی، جو بعد میں اس کے کام میں وسعت کے پیشِ نظر بورڈ آف کمشنرز کی منظوری سے مئی 2018 میں بڑھا کر 386 کر دی گئی۔ تاہم حکومت کی جانب سے اگست 2018 میں تمام سرکاری اداروں میں بھرتی پر پابندی لگنے کی وجہ سے کمیشن کچھ خالی اسامیاں پُر کرنے سے قاصر رہا۔ جن کی تعداد 143 ہے۔

(ج) عطائیت کے خلاف مہم کو درست سمت میں ٹارگٹ کرنے اور قانونی جواز رکھنے والے مستند طبی سہولیات کے فراہم کنندگان کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے عمل میں شرکت کو یقینی بنانے کے لئے کمیشن نے طبی اداروں کی خانہ شماری کا عمل شروع کیا، جس کے مطابق صوبہ بھر میں 63803 عطائیوں کے کلینک موجود پائے گئے تھے۔ اس حکمتِ عملی کے تحت صوبہ بھر کے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے بعد اُن کی تطہیر کا عمل جاری ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے تفویض کردہ ان اختیارات کے تحت تمام اضلاع کی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتی ہیں جس میں ڈیٹا کے مطابق وہ مختلف علاج گاہوں کو چیک کرتی ہیں اگر سروس پرووائیڈر نامکمل کوائف / تعلیم کے ساتھ غیر قانونی پریکٹس کر رہا ہے تو اس کے یونٹ کو سیل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کمیشن کی ویب سائٹ یا ہیلپ لائن پر وصول کی گئی شکائت اطلاع کی بنیاد پر بھی کمیشن کی جانب سے انسپکشن ٹیمیں عطائیت کے خلاف انسدادی کارروائی کرتی ہیں۔ مزید بر آں کمیشن وقتاً فوقتاً عوام الناس کو عطائیت کے نقصانات کے بارے میں آگاہی مہیا کرتا رہتا ہے تاکہ عوام عطائیوں سے دور رہیں۔ کمیشن 2013 سے حکومتی اداروں کو کوالیفائیڈ افراد کی جانب سے دور افتادہ اور محروم علاقوں سے طبی سہولیات کی فراہمی آسان بنانے کے لئے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت پر زور دیتا رہتا ہے تاکہ عطائیت پر عوام کا انحصار کم کیا جاسکے۔

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کر صوبہ بھر میں جون 2015 سے اب تک 61,383 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے جس میں سے 23,717 عطائیوں کے اڈوں کو سربمہر کر دیا گیا ہے مزید بر آں کمیشن campaign کے پیشِ

نظر 12,855 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ کمیشن نے اب تک صوبہ بھر میں 48 کروڑ سے زائد جرمانے کئے ہیں اور کمیشن ان کے خلاف بھرپور طریقے سے کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے ملازمین، گاڑیوں اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

918: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت مع عرصہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں ان گاڑیوں کی مینٹیننس اور ریپئرنگ کی مد میں سال 2017 سے اب تک گاڑی وار کتنے اخراجات آئے تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) میڈیکل فیکلٹی کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اس بجٹ کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت نے پنجاب میڈیکل فیکلٹی کا کبھی آڈٹ کروایا ہے اگر ہاں تو کب نہیں تو کیا حکومت اس کا آڈٹ تھرڈ پارٹی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے پاس چار گاڑیاں تھیں جن میں سے ایک گاڑی مٹسوبشی وین نمبر LZR 2653- مورخہ 6.10.20191 کو نیلام کر دی گئی ہے۔ گاڑیوں کی مینٹیننس اور ریپئرنگ کی مد میں خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی	نمبر	مالی سال 2017-18	مالی سال 2018-19	مالی سال جولائی19 تا دسمبر19	ٹوٹل خرچہ
1	مٹسوبشی وین	LZR-2653	42,190/-	0	0	42,190/-
2	ہنڈا سٹی کار	LZG-5725	45,700/-	84,400/-	35640/-	165,740/-
3	ٹویوٹا ہائی ایس وین	LEG-2906	0	0	0	0
4	ٹویوٹا کار	LEG-3348	0	0	0	0

(ج) پنجاب میڈیکل فیکلٹی ایک خودمختار ادارہ ہے جو کہ حکومت سے کسی قسم کی کوئی گرانٹ یا فنڈ وصول نہیں کرتا اور اپنے تمام اخراجات اپنی حاصل کردہ آمدنی (فیسوں) سے پورا کرتا ہے۔ پنجاب میڈیکل فیکلٹی اپنی آمدنی سے اخراجات عملے کی تنخواہیں و پنشن وغیرہ، تمام یوٹیلیٹی بلز، تمام امتحانی اخراجات مختلف اقسام کی سٹیشنری کی پرنٹنگ، دفتری استعمال کی تمام مشینری کی خرید اور اداروں کے الحاق کے لئے بھیجی جانے والی معائنہ جماعتوں کے آمدورفت کے اخراجات کرتا ہے۔ پنجاب میڈیکل فیکلٹی کا سالانہ منظورشدہ بجٹ مالی سال2018-19 کا -/59768900روپے تھا جس میں سے -/50638022روپے خرچ ہوا۔ اس بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب میڈیکل فیکلٹی کا سالانہ آڈٹ فیکلٹی کےBye-Laws کے مطابق پنجاب لوکل فنڈ آڈٹ گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ مالی سال 2017-18تک کا آڈٹ ہو چکا ہے۔ آڈٹ ٹیم مالی سال 2018-19کا آڈٹ کر رہی ہے۔

لاہور: گنگارام ہسپتال حشرات الارض
کے خاتمہ کے لئے سپرے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

920: محترمہ عنیزہ فاطمہ : کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنگارام ہسپتال لاہور کے تمام ان ڈور وارڈز میں چوہوں، کھٹمل اور کیڑوں کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں کبھی بھی ان حشرات کے خلاف کوئی سپرے وغیرہ نہیں کیا گیا اگر سپرے کیا جاتا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ کام کے لئے مذکورہ ہسپتال میں سٹاف کی تعداد کیا ہے نام وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے صفائی کے انتظام کو بہتر کرنے اور حشرات کے تدارک کے لئے کوئی مؤثر اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سر گنگارام ہسپتال، لاہور کی بنیاد سال 1921 میں رکھی گئی۔ پرانی بلڈنگ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات چوہے اور کیڑے وغیرہ نکل آتے ہیں لیکن ہسپتال انتظامیہ نے اس مسئلہ کو جدید طریقے سے نمٹنے کے لئے انتظام کئے ہوئے ہیں۔

(ب) ان حشرات کے تدارک کے لئے روزانہ کی بنیاد پر تمام وارڈز اور کھلے ایریا میں Delta Metherine اور Alpha Cypermetherine سپرے کیا جاتا ہے اور صفائی کے انتظام کو بہتر بنایا جارہا ہے۔

(ج) مذکورہ کام کے لئے ہسپتال میں چار افراد پر مشتمل ایک ٹیم مختص کی گئی ہے، جن کے نام درج ذیل ہیں:

1)	سبطین شہزاد	سینٹری سُپروائزر
2)	یاسر ارشد	سپرے مین
3)	یونس برکت	سینٹری ورکر
4)	عباس صادق	سینٹری ورکر

اس کے علاوہ رپیئر وغیرہ اور صفائی کا عملہ ہر وارڈ کے لئے مختص ہے۔

(د) ہسپتال ہذا حکومتِ پنجاب کی ہدایت کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر حشرات کے خاتمہ کے لئے مندرجہ بالا سپرے اور ادویات استعمال کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں متعلقہ صفائی کا عملہ تینوں شفٹوں میں کام کر رہا ہے۔

رپورٹیں

(معیاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپوٹوں کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 849 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 849 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 849 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر464 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں۔ ان کو پڑھ لینے دیں کیونکہ ان کا توجہ دلاؤ نوٹس زیادہ ضروری ہے۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے بقیہ سوالات کو pending کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، pending نہیں ہو سکتے۔ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ ان کے جوابات دیکھ لیں۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے کافی سوالات کے غلط جوابات دیئے ہوئے ہیں لہذا آپ بقیہ سوالات کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ آپ رولز کے خلاف بات کر رہے ہیں جو کہ نہیں ہونا۔ جی، محترمہ!

چکوال: تحصیل چوآسیدن شاہ
قصبہ ڈنڈوٹ کے بہن بھائی کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

464: محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 25۔فروری 2020 کو صبح کے وقت قصبہ ڈنڈوٹ تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال کے بہن اور بھائی کو سکول جاتے ہوئے بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے؟

(ب) اس وقعہ کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہے تو اس کیس پر ابھی تک کیا پیشرفت ہوئی ہے کیا قاتل گرفتار ہو گئے ہیں، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا جس پر مقدمہ نمبر 20/73 مورخہ 25۔فروری 2020 بجرم 302 ت پ تھانہ کلر کہار ضلع چکوال درج ہو چکا ہے۔ مقتولین کے نام بھی درست ہیں کشمائل با عمر 17 سال اور منیزہ مریم با عمر 21 سال، یہ دونوں بہن بھائی ہیں اور یہ murder ہوئے ہیں۔ اس واقعے کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے اور میں محترمہ کو کاپی پیش کر سکتا ہوں لیکن اس واقعہ کا ملزم ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ مقامی پولیس اس مقدمے کا سراغ لگانے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اس وقت تقریباً چھ سات لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا تھا لیکن اس وقت جو lead جا رہی ہے وہ ضلع باڑہ خیبر پختونخوا کا ایک رہائشی ہے اس کے متعلقہ شبہ یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ اس قتل میں ملوث ہے اُس کی گرفتاری کے لئے geofencing وغیرہ بھی کروائی گئی ہے CDR اور پاسپورٹ location بھی حاصل کر لئے گئے ہیں اور اُس کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اُسے جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑا سا add کرنا چاہوں گی یہ دونوں بچے اپنے والدین کی صرف یہی اولاد تھیں جن کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ بچی کالج جا رہی تھی اور اُس کا بھائی اُسے کالج چھوڑنے جا رہا تھا اُن کے والدین میرے پاس بھی آئے وہ بہت پریشان اور upset ہیں police is trying hard پولیس پوری کوشش کر رہی ہے لیکن انہوں نے ایک مجرم جس کو شاید وہ نامزد کر رہے ہیں کہ جس نے قتل کیا تھا اُس کے والد کو پکڑا تھا لیکن اب پولیس نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ! جس کی بات کر رہے ہیں وہ خیبر پختونخوا میں جا چکا ہے اور شاید اُس کے گھر والوں نے اُس کا نام لیا ہے لیکن اُس کی فیملی میں اُس کا بھائی ہے جس کا nick name کمانڈو ہے۔ وہ پی ایس کلر کہار میں ملازم ہے اُس کے لئے بھی مدعی فیملی کہہ رہی ہے

کہ اُس کو شاملِ تفتیش کیا جائے کیونکہ اُن کو شک ہے کہ جس کو انہوں نے فرار کیا ہے اُس نے قتل نہیں کیا اِس بندے نے قتل کیا جو پی ایف میں ملازم ہے میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے گزارش کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! محترمہ کے دو خدشات ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح محترمہ فرما رہی ہیں متعلقہ فیملی جن لوگوں کے متعلق بھی شُبہ کا اظہار کریں گی اُن کو شاملِ تفتیش کیا جائے گا۔ اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی لیکن اس مقدمہ میں اصل حقائق تھوڑے سے مختلف ہیں ہماری محترمہ ایم پی اے کے شاید علم میں نہ ہو میں انہیں بتا دوں گا اسی فیملی کے اسی لڑکے نے جو دوسری فیملی ہے اُن کی فیملی کی کسی بچی کے ساتھ زیادتی کا واقعہ ہوا تھا ان تمام angles سے ہم معاملے کو دیکھ رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ملزم کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! وہ بچہ جس کے اوپر یہ blame کیا جا رہا ہے وہ پندرہ سال کا تھا میں پولیس کی انوسٹی گیشن کو interfere نہیں کرنا چاہتی یہ انہوں نے مجھے بھی بتایا اور شاید یہ زیادتی کا واقعہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ جو بتائیں گی، جن لوگوں کے متعلق فرمائیں گی اُن لوگوں کو شاملِ تفتیش کیا جائے گا۔

MS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! Definitely we will follow your investigation

اور بالکل پولیس اس کو follow بھی کر رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس تو follow کر رہی ہے آپ بھی اگر کوئی چیز ایسی دیکھیں تو جناب محمد بشارت راجہ کے نوٹس میں لائیں انشاءاللہ ضرور ان کی دادرسی ہو گی۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ آپ ضرور قاتلوں کو پکڑیں کیونکہ اُن ماں باپ کے لئے یہ بہت بڑا حادثہ ہے اور بڑا دُکھ ہے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔جناب محمد بشارت راجہ! جو بھی ہو ان کی پوری مدد کرنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر466 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

شیخوپورہ: ڈکیتی کے دوران
مزاحمت پر نوجوان مزمل کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

466: محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) روزنامہ "دنیا" کی خبر مورخہ23۔فروری 2020 کے مطابق تھانہ ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ کے علاقہ بدوروڈ پر دوران ڈکیتی مزاحمت پر ڈاکوؤں نے رکشا سوار نوجوان مزمل کو قتل کر دیا؟

(ب) اس کے ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیااقدامات اُٹھائے گئے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوااور رکشاڈرائیور کو قتل کیا گیااس سلسلے میں دس لوگوں کو اب تک گرفتار کیا جاچکا ہے اُن سے leads بھی ملی ہیں اور مزید آگے تفتیش کو بڑھایاجائے گااس میں کافی حد تک گرفتاریاں ہوچکی ہیں اس میں ہم صرف اس بات کو دیکھ رہے ہیں کہ اس کے اصل محرکات کیا تھے۔انشاءاللہ بہت جلد انہی میں سے کوئی نا کوئی ہمیںtrace مل جائے گااُس کے بعد اصل ملزم کو چلان کیاجائے گا۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی،ایک سیکنڈ پہلے ہم ایک تحریک التوائے کار لے لیں۔ تحریک التوائے کار نمبر18/219 یہ شیخ علاؤالدین نے move کی تھی۔جی، شیخ صاحب تشریف فرماہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ پہلے ادھر بیٹھتے ہیں آج آپ ادھر نہیں تھے۔جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمود الرشید نے دینا ہے وہ تشریف نہیں لائے؟ شیخ علاؤالدین یہ تحریک التوائے کار پہلے بھی pending ہے آج بھی وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نہیں آئے اس کو pending کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ صرف ایک بات دیکھ لیں کہ یہ تحریک التوائے کار کتنے عرصہ سے pending ہے؟

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین! واقع ہی یہ آپ کی بات ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر یہ تحریک التوائے کار اتنے عرصہ سے pending ہے۔

جناب سپیکر: یہ جنوری سے pending ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار جنوری سے pending ہے تو اصولی طور پر اس کو ویسے ہی مان لیں اور اس پر ہاؤس میں بحث کی اجازت دے دیں کیوں وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمودالرشید کے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہے۔ اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! اس میں ایک چیز سامنے آرہی ہے شیخ علاؤالدین کی تحریک التوائے کار ہے یہ 10۔جنوری سے pending چلی آرہی ہے تو جتنی دفعہ بھی ہاؤس میں جواب کے لئے تحریک التوائے کار آئی ہے اُتنی دفعہ اس کو pending کیا گیا ہے تو kindly وزیر ہاؤسنگ

وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمود الرشید سے پوچھ لیں کہ اُن کے پاس کب ٹائم ہو گا پھر اس تحریک التوائے کار کو اُس وقت رکھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں آپ دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ مجھے بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کے تجربہ کو سلیوٹ کرتا ہوں لیکن آپ بتائیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! ذرا ایک منٹ سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک سیکنڈ۔

جناب سپیکر: چلیں بول لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آرہا تو پھر ex parte ہی کر دیں تو اس کو floor پر دے دیں کیونکہ کوئی اس کا جواب ہے ہی نہیں اور میں آپ سے ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں اس کا یہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ یہ ایسی تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی اتنا بھی ڈر والا معاملہ نہیں ہے اس کا جواب آجائے گا۔ یہ کوئی اتنا خطرناک ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ صحیح کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو آخری دفعہ pending کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/222 ہے یہ بھی آپ کی ہے یہ تحریک التوائے کار 14 تاریخ کو move ہوئی تھی اس کا جواب وزیر اوقاف و مذہبی امور سید سعید الحسن نے دینا ہے جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس تحریک التوائے کار کی کاپی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر اوقاف و مذہبی امور سید سعید الحسن اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ آپ اس کا جواب کل لے آئیں۔ شیخ علاؤالدین اس پر زیادہ لمبا کام نہیں ہو گا۔ کل جواب آجائے گا۔ سید سعید الحسن کو تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی جائے۔

(اس مرحلہ پر وزیر اوقاف و مذہبی امور سید سعید الحسن کو تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی گئی)

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/19 ہے یہ محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی نے دینا ہے یہ تحریک التوائے کار بھی جنوری سے pending ہوئی ہوئی ہے۔ جی، منسٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آپ کے پاس موجود ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کل کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے کے لئے کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: ایک منٹ پہلے اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں۔ ہم آرڈیننس lay کر لیں اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتے ہیں۔

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب2020

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to Standing Committee on the Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

(اذان مغرب)

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون بابا گرونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب2020

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020.

MR SPEAKER: Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020.

MR PEAKER: The Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Home for report within two months.

مسودہ قانون کہسار یونیورسٹی مری 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce Kohsar University, Murree Bill 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce Kohsar University, Murree Bill 2020.

MR SPEAKER: Kohsar University, Murree Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ
برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 13 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم آج کے ایجنڈے پر پہلے بل کو لیتے ہیں۔

مسودہ قانون (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem,

Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس 10-مارچ 2020 بروز منگل کی سہ پہر 3.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔